ارمغانِ اہلِ دل

معروف به

کلام محمود

نتیجۂ فکر

فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی قدس سرہٗ

مفتی اعظم ھند و دار العلوم دیوبند

مرتب

محمد فاروق غفرلہٗ

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ

ارمغانِ اہلِ دل

معروف به

کلام محمود

نتیجۂ فکر

فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی قدس سرہ

مفتی اعظم هند و دار العلوم دیوبند

مرتب

محمد فاروق غفرلہٗ

ناشر

مکتبه محمودیه

نزد جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) ۲۴۵۲۰۶

وان من الشعر لحكمة (الحديث)

تفصیلات

نام کتاب:.......................... کلام محمود

مصنف:............فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی قدس سرہٗ

مرتب:...محمد فاروق غفرلہٗ

تعداد:..گیارہ سو (۱۱۰۰)

سن اشاعت:..............................۲۰۰۹ء مطابق ۱۴۳۰ھ

صفحات:................................ ۱۰۲

قیمت:...........

-: ملنے کا پتہ :-

مکتبہ محمودیہ نزد جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) ۲۴۵۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

حامداً و مصلّیاً امابعد: ۔فقیہ الامت حضرت قدس سرہٗ نے فن شعروسخن گوئی باقاعدہ کسی استاذ سے پڑھا نہیں فارسی پڑھتے ہوئے، استاذ محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیمل پوریؒ استاذ حدیث مظاہر علوم نے توجہ دلائی کہ تم کو شعر پڑھنا نہیں آتا، اس وقت فن عروض کے دو تین رسالے استاذ کی مدد کی بغیر دیکھے اور ہر ہر بحر میں کچھ اشعار کہے:۔

حضرت قدس سرہٗ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:۔

جب میں فارسی پڑھتا تھا میرے استاذ مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیمل پوریؒ نے فرمایا:۔

''مولوی محمود! تم کو شعر پڑھنا نہیں آتا، اس وقت عروض کے دو تین رسالے خود سے دیکھے تھے، (کسی استاذ سے نہیں پڑھے) اور کوشش کی تھی کہ جتنی بحریں ہیں، ہر بحر میں کوئی نہ

کوئی شعر کہہ لوں چاہے بامعنی ہوں یا بے معنی، یہ میری شاعری کی حقیقت ہے''

مگر اللہ پاک نے شعر وشاعری کا وہ ذوق لطیف عطا فرمایا کہ درس فقہ وحدیث وفتویٰ نویسی، رشد وہدایت، سالکین کی تربیت وتزکیہ جیسے خالص علمی دینی ماحول میں جس کا تصور بھی مشکل ہے، طبیعت ایسی موزوں کہ عروض کے اوزان ہر وقت ذہن میں حاضر، کوئی شعر پڑھتے یا سنتے فوراً اس کو اوزان پر پرکھتے خود فرماتے ہیں:

''میری طبیعت بھی موزوں نہیں عروض کے اوزان ذہن میں رکھے بغیر کوئی شعر صحیح نہیں پڑھ سکتا''۔

یہ تو کمال تواضع ہے کہ اس موزونیت طبع کے باوجود غیر موزوں فرمارہے ہیں، اللہ پاک نے شعر گوئی کا وہ صحیح اور اعلیٰ صاف وستھرا لطیف ذوق عطا فرمایا تھا، جس کی وجہ سے کبھی کبھی پیکر اشعار میں سلوک ومعرفت اور حمد ونعت کے لطیف وعمیق جذبات کا اظہار فرماتے اور اشعار میں لطافت و پاکیزگی اور فن شعر کے صنائع وبدائع اور لطائف کی کمال رعایت کے ساتھ ساتھ یہ ندرت ہوتی کہ اشعار میں آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ، اور مسائل فقہیہ کی طرف اشارات ہوتے جس کی وجہ سے ہر شعر آبدار موتی کی طرح صاف وشفاف اور علوم ومعارف اور اسرار ورموز کا معدن ومرکز نظر آتا اور دریا بکوزہ، سمندر بہ حباب اندر، کا مصداق، اسی وجہ سے اُردو اشعار کے لئے بھی شرح کے ذریعہ نقاب کشائی کی کوشش کی گئی ہے، مگر پھر بھی ان کے محاسن کا بدرجۂ کمال کما حقہ اظہار نہ ہوسکا، جتنا پڑھتے ہیں، اتنا ہی لطائف حسن سامنے آ، آ کر دعوت نظارہ دیتے ہیں، بقول شاعر:۔

یَزِیْدُکَ وَجْهُهٗ حُسْناً
اِذَا مَا زِدْتَّهٗ نَظْراً

فنی صنائع وبدائع اور لطائف و پاکیزگی میں حضرت قدس سرہٗ کے کلام سے

متقدمین شعراء عارفین کاملین کی یادتازہ ہوتی ہے، حضرت والاؒ کا کلام ان کے کلام سے کسی درجہ کمتر نظرنہیں آتا، اورآیات قرآنیہ احادیث نبویہ کی طرف ہرشعر میں اشارات ہونے کے اعتبار سے تو حضرت قدس سرہٗ کا کلام منفرد حیثیت کا حامل ہے، جس کا اعتراف اصحاب فن حضرات نے کیا ہے۔

اس سے جہاں شعرگوئی پر کمال قدرت وکمال حذاقت ومہارت کا پتہ چلتا ہے، وہیں حدیث پاک سے کمال تعلق وشغف بھی ظاہر ہوتا ہے، کہ گویا تمام ذخیرۂ احادیث نظروں کے سامنے ہے، جہاں جس طرح اس کوفٹ کرنا چاہیں بےتکلف فٹ کرتے چلے جاتے ہیں۔

اللہ پاک نے حضرت والاؒ کو اشعار کہنے کا ایسا ملکہ عطا فرمایا تھا کہ جب کسی موضوع پر اشعار کہنا چاہتے فی البدیہ کہتے چلے جاتے، حضرت والاؒ کے تمام اشعار کی تقریباً یہی نوعیت ہے اور حفظ بھی کمال درجہ اللہ پاک نے عطا فرمایا تھا، کہ جو اشعار موزوں ہوئے ان کو کبھی قلمبند کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی، کسی نے تقاضہ واصرار کیا، تو لکھکر دیدیا اپنی یادداشت کے لئے لکھنے کی شاید کبھی نوبت نہ آئی ہو۔

اساتذۂ حدیث دارالعلوم پر اشعار

غلہ اسکیم کے سلسلہ میں ایک سفر کے موقع پر اپنے معمولات واوراد سے فارغ ہونے پر حضرت والا قدس سرہٗ نے دارالعلوم دیوبند کے ہراستاذ حدیث کے بارے میں ایک ایک شعر کہہ دیا جس میں اس کتاب کا بھی ذکر ہے، جو ان کے پاس ہوتی تھی، اوراستاذ کا مختصر تعارف اورطرز درس کا بھی اندازہ ہوجاتا ہے، اشعار ملاحظہ ہوں:۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نوراللہ مرقدہٗ سابق مہتمم دارالعلوم (دیوبند) کے بارے میں جنہوں نے اس سال بخاری شریف کے باب اول کا درس دیا تھا:۔

باب اول از بخاری درس داد آں خوش نظام
ذات وصفش ہست طیب، نائب خیر الانام

حضرت مولانا محمد حسین صاحب بہاریؒ کے بارے میں جنکے پاس اس وقت سنن ابوداؤد شریف ہوتی تھی:۔

دربغل دارد بہاری صد بہار بے خزاں
از سجستانی ستاند فقہ شاہ انس و جاں

حضرت مولانا عبدالاحد صاحب نوراللہ مرقدہٗ (جن کے پاس اسوقت مسلم شریف ہوتی تھی)

جامع علم وعمل عبد الاحد سنت شعار
حامل اسرار مسلم در تلاوت اشکبار

حضرت مولانا نعیم احمد صاحب نوراللہ مرقدہٗ کے بارے میں (جن کے پاس اس وقت نسائی شریف ہوتی تھی):۔

شد نسائی را مدرس ہم چو علاًّ مہ نعیم
جرعہ نوش بحر طیب ہست با قلب سلیم

حضرت مولانا محمد سالم صاحب مدظلہٗ العالی مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند کے بارے میں جن کے پاس اس وقت ابن ماجہ شریف کا سبق ہوتا تھا:۔

آں خطیب قوم سالم شستہ دل شستہ زباں
بربحار ابن ماجہ مثل نیساں درفشاں

حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری نوراللہ مرقدہٗ کے بارے میں جن کے پاس اس وقت مشکوٰۃ شریف کا درس ہوتا تھا، بعد میں دارالعلوم وقف کے شیخ الحدیث ہوئے، اور

معہدالانور کے بانی:

شاہ انظر کاشمیری عندلیب خوشنوا
گل فشاندمی سراید نغمۂ مشکوٰۃ را

حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب قدس سرہٗ ناظم دارالافتاء دارالعلوم وخلیفہ حضرت شاہ وصی اللہ نوراللہ مرقدہٗ مؤطا امام مالکؒ اور مؤطا امام محمدؒ، حضرت مفتی صاحب کے زیردرس تھیں:۔

شد مؤطا رامدرس حضرت مفتی نظام
ماہر علم فرائض صوفی شیریں کلام

حضرت مولانا مفتی سید احمد علی سعید صاحب قدس سرہٗ کے بارے میں، جواس وقت دارالافتاء میں نائب مفتی تھے:۔

نائبش مفتی سعیداحمدعلی خوش نایبے
درفتاویٰ درقضایا رائے دارد صایبے

حضرت مولانا سید فخرالحسن صاحبؒ کے بارے میں بیضاوی شریف کا سبق آپ کا مشہور تھا:۔

شیخ فقہ وشیخ تفسیر وحدیث وہم ادب
حضرت فخرالحسن عالی لقب سیدنسب

اساتذۂ حدیث دارالعلوم دیوبند سے متعلق صرف یہی اشعار بندہ کو دستیاب ہوسکے، ممکن ہے کچھ اور بھی اشعار ہوں جو بندہ کو دستیاب نہیں ہوسکے، جیسے ترمذی شریف سے متعلق تذکرۃ ان اشعار میں نہیں آیا، کسی صاحب کو اس سلسلہ کے مزید اشعار کا علم ہو تو براہِ کرم

مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

ایک عارف بزرگ نے اپنی تصنیف منظوم برائے تقریظ ارسال فرمائی، حضرت والاؒ نے قلم برداشتہ اسی بحر درردیف میں تقریظ اشعار میں لکھ کر ارسال فرمادی، افسوس وہ تقریظ دستیاب نہ ہوسکی۔

کسی شاگرد نے اپنی شادی کا خط میں ذکر کیا تو اشعار میں مبارک باد قلم برداشتہ لکھ کر ارسال فرمادی۔

چنانچہ محترم مولانا قاری محمد ادریس صاحب بجنوری زید مجدہم امام مسجد سحبان الہند دہلی انہیں خوش نصیبوں میں ہیں، جو حضرت والاؒ کے شاگرد بھی ہیں، اور خلیفہ ومجاز بھی، حضرت مولانا معراج الحق صاحب قدس سرہٗ صدر مدرس دارالعلوم دیوبند کی تربیت وسرپرستی میں رہتے تھے، حضرت والاؒ قدس سرہٗ نے ان کی شادی کے موقع پر اشعار محبت لکھ کر عنایت فرمائے، جو اپنی مثال آپ ہیں، ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں، ملاحظہ ہو:۔
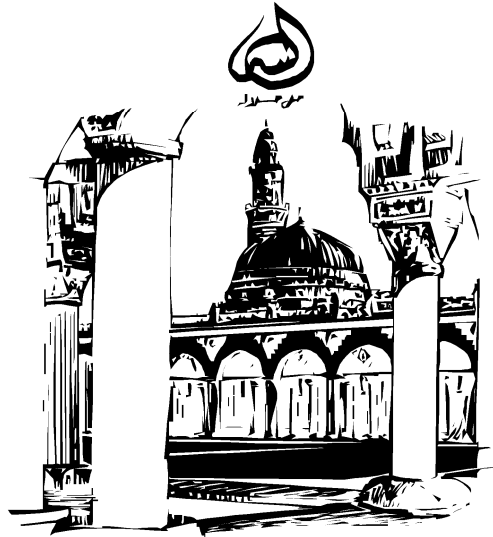
اشعارمحبت

قلم لکھ رہا ہے پیام محبت　　سنو دوستو اب کلام محبت
جماعت ہے بہر سلام محبت　　ہیں ادریس صاحب امام محبت
وہ حافظ وہ عالم وہ عامل وہ فاضل
ہے دستار سر پر نظام محبت
خوشی کا یہ دن کس قدر ہے مبارک　　کہ ہر سو سے سن لو سلام محبت
قلق ہے کہ شادی میں ناصر نہیں ہیں　　جو ہوتے تو دیتے پیام محبت
ولیکن مربی ہیں معراج صاحب
ہے ان کو ہی زیبا سلام محبت
چمن کی کلی نے چٹک کر اندھیرے　　کیا ہے کسی کو سلام محبت
شب وصل کے کیف نے مست ہوکر　　سبو میں انڈیلا ہے جام محبت
ہویدا ہوئے راز ہائے نہانی
جو مخفی تھے تحت ختام محبت
جبیں ہے درخشندہ اور زلف عنبر　　یہ صبح محبت وہ شام محبت
ہو رہنا کہیں بھی تصور وہیں ہے　　عجب ایک بنا ہے نظام محبت
ہماری خوشی بس انہیں کی خوشی ہے
ہے قبضہ میں جن کے زمام محبت

ہوس رانی سینہ میں آنے نہ پائے کہ ہے اس سے اونچا مقام محبت
کہیں مال و زر کی نہ درخواست کرنا کہ ہے یہ یقیناً حسا م محبت

کہیں دردِ دل ہے کہیں وصل گل ہے
یہ کام محبت وہ نام محبت
چلو یار وبس اب یہاں سے سدھارد
کہ آیا ہے وقت منام محبت

حضرت مولانا قمرالدین صاحبؒ ایڈیٹر نظام کانپور کا آپریشن ہوا جب ہسپتال سے شفایاب ہوکر واپس آئے اس وقت حضرت والا قدس سرہٗ نے ان کی اہلیہ کی طرف سے یہ اشعار لکھے:۔

موصوف جامع العلوم کانپور میں استاذ حدیث تھے، اور حضرت فقیہ الامت قدس سرہٗ کے شاگرد خاص بھی۔

اشعارِ تہنیت

بدن میں صرف آدھا پھیپڑا ہے
اسی پر جیون کا پودا کھڑا ہے

بہت مدت رہے ہیلٹ[۱] میں بیمار
شفا پاکر ہوئے میرے خریدار

ہے سینہ ان کا بس گنج عجائب
کہ ایک جانب سے دو پسلی ہیں غائب

۱؎ ہسپتال کا نام

کیا ہے ڈاکٹر نے آپریشن
بنایا ہے محبت کا نشیمن

بتاؤں کیا ہے اس خالی جگہ میں
تمنائیں، وفائیں اور آہیں

لچک کر چلتے ہیں ایک شق پہ مائل
دل عشاق کو کرتے ہیں گھائل

جب آئے زینہ چڑھ کر ہانپتے تھے
میرے جذبات پنہاں کانپتے تھے

مگر پیاری نہیں تم کو سنانی
شب تنہائی کی کچھ بھی کہانی

شب خلوت سنانے کی نہیں ہے
جو بیتی ہے بتانے کی نہیں ہے

خدا شاہد ہے میں ان پر فدا ہوں
دل وجاں سے نثار ہر ادا ہوں

قمر ہے نام دلہا کا ہمارے
وہ پتلے دبلے سوکھے دق کے مارے

وہ چیچکے چیچکے نقشیں گال ان کے
وہ بھیگے بھیگے لب پہ بال ان کے

نکیلی ناک چہرے پر نمایاں
نشاں چیچک کے پیشانی پہ افشاں

خدا کی دی ہوئی آنکھیں تو ہیں دو
ملا نور بصارت ایک ہی کو

جس طرح حق تعالیٰ شانہٗ نے حضرت والاؒ کو یہ ملکہ عطا فرمایا تھا کہ فی البدیہہ اشعار کہہ دیں ، وہیں حضرت والاؒ کو دوسرے شعراء کے اشعار بھی بلا مبالغہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں از بر ہیں کہ موقع محل پر ان کو اس طرح چسپاں فرماتے ہیں کہ دیکھنے سننے والے حیران رہ جاتے ہیں، درس حدیث وفقہ ہو یا درس صرف ونحو یا درس علم بدیع وبلاغت جن خوش نصیبوں کو حضرت والا قدس سرہٗ کے درس میں حاضری کی شرکت نصیب ہوئی ہے، وہ جانتے ہیں اور یاد کر کے اب تک لذت لیتے ہیں۔

کوئی اپنا نام ذکر کرتا اور حضرت والاؒ کچھ فرصت میں ہوتے اس کے نام کے اشعار سنا دیتے، مثلاً کسی کا نام آیا ابراہیم، اس پر شعر سنا دیتے:۔

بہرہ ور کر دل کو اپنے احمد بے میم سے
جگمگا دے بزم جاں کو شمع ابراہیم سے

اپنی ہستی نذر دے ملت کی قرباں گاہ کو
زندہ کر دنیا میں آئین خلیل اللہ کو

آج ان ذروں کو بھی ناز اپنی تابانی پہ ہے
تیرے در کا نقش سجدہ جن کی پیشانی پہ ہے

منتظر نظارے ہیں چشم خمار آلود کھول
اُٹھ کلید فتح بن قفل درمقصود کھول

کسی نے اپنا نام محمود ذکر کیا اس کے وزن پر شعر سنا دیا:۔

لوگو بہار میوۂ مقصود دیکھنا
کافر ثمر فروش کے امرود دیکھنا

زمانہ طالب علمی کی پہلی حمد

زمانۂ طالب علمی میں سب سے اول ایک حمد کہی تھی، اس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:۔

ساخت بہر دید حسن خویش مرأۃ الجمال
آدمی وسبزہ ٔ زار وآسمان ِ زرنگار

بے محابا دیکھنا ممکن نہیں ان کا جمال
لن ترانی کی صدائیں آرہی ہیں بار بار

نور مطلق کا ہے پرتو سب مجازی حسن پر
ورنہ کب ہے پیکر خاکی میں حسن تابدار

حسن عالم سوز کا جلوہ اگر مطلوب ہے
رہ خموش اور بند کر چشم سراپا انتظار

حضرت والاؒ پر اس وقت وحدۃ الشہود کا غلبہ تھا اور جس کے بچپن کا یہ حال ہو بعد میں اسکا کیا حال ہوا ہوگا، بچپن ہی میں اُردو میں کچھ حمد کے اشعار کہے تھے انمیں سے بعض یہ ہیں:۔

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے
ترے نور کا پر تو چار سو ہے

سمندر میں طوفان بن کر نمایاں
پہاڑوں کی چوٹی پہ تیرا علو ہے

کسی کی جستجو ہے اور میں ہوں
طواف کو بکو ہے اور میں ہوں

بچپن کی بعض نظمیں

ایک فارسی نظم!

چوں اوج اختر بختم نشانے داشتم
دیدۂ نظارہ برروئے جوانے داشتم

ترک کردہ ماسویٰ رادل ستانے داشتم
مست بودہ سربسنگ آستانے داشتم

از طفیل عشق چوں دل درزمانے داشتم
سرزمین قلب رابے آسمانے داشتم

بود برمن ازغبارِ کوئے توپیراہنے
گرچہ آہم ریسمانے ریسمانے داشتم

لیک اشک چشم آں راتابدامن چوں درید
کاشکے توہم شنیدی داستانے داشتم

ہمچوچشم تودمادم غنچۂ نومی شگفت
سینہ ام ازداغہاچوں گلستانے داشتم

طائر قدسی صفت بودم زنالہ ناشناس
شادماں برشاخ طوبیٰ آشیانے داشتم

آنچہ خاطرخواست کردم باکسے کارے نبود
زیستم وزمرون چندیں امانے داشتم

مجرم آساچوں مرابیروں نموداز قرب خویش
ازجدائی صدہزارآہ دفغانے داشتم

گریۂ وزاری بسے کردم ولے سودے نداشت
درخرابات آمدم طوق محن درگردنم

آفت جاں شد قیود جسم خاکی الغرض
یاد ایامیکہ من بے جسم جانے داشتم

آخیر سے پہلے دو شعر نا تمام ہیں اصل میں اسی طرح ہے۔

کچھ عربی اشعار

لـنـا خـطـاء وعـصـيـان
فيـرجـى مـنـه غـفـران

وليـس كـمـثـلـه شـئـى
سـواه عـلـيـه بـرهـان

لسـانـى حـامـد لـكـن
عـلـى التـقـصـيـر خسـران

ولايـخـفـىٰ لـهٗ شـئـى
خـفـا سـرواعـلان

اذالـمـرأ لـم يـعـرف حقوقاً لنفسه
فـفـى كـل مـعشـرا تـا هـا ذليـل

الاذل بسـط الكف للشبع سائلا
مـن الـمـوت جـواعـا عـلـى ثقيل

تحمل مصائب الدهور فانما
علی فضل حرما سواه دلیل

اراک بعین الفواد ولا
اراک بعین ترانی بها
فهات کؤ وسا ایاسا قیاً
واشربنی الارجوانی بها

الا یلظی فوادی فی صدیر
مان من حقبة هجر اللقاء
دموع العین تطفی الحر حتی
اذا نفذ المیاه جری الدماء
فیا اسفی علی قلبی حریقا
خلت عینی ومابقی البکاء

زندگی

ایکہ مخمور شراب زندگی
تو ہے مغرور سراب زندگی
آمد و رفت نفس پر غور کر
نغمۂ پردر ہے رباب زندگی

زندگی کردے کسی پرجوثار
ہے وہی بس کامیاب زندگی
زندگی سے زندگی محجوب ہے
مرگ اٹھاتی ہے نقاب زندگی
بے محابا جرعہ نوشئی حیات
درحقیقت ہے حجاب زندگی
صدمۂ موج تبسم کی سہار
کر نہیں سکتا حباب زندگی
خون سے سینچو نہال زیست کو
تب کھلے گا یہ گلاب زندگی
پردۂ ظلمت میں ہے نورحیات
یاں کا جینا ہے ، خضاب زندگی
دل میں صورت نام ہوورد زباں
ہے یہی لب لباب زندگی
زندگی کے سانس اورنام خدا
پوچھتے کیا ہوحساب زندگی

مشاعرہ میں شرکت

بچپن میں،ہی ایک مشاعرہ میں بھی شرکت فرمائی،اس میں ایک شعرسنایا:۔

پھٹکیوں کو پھوڑ دینا کام ہے کفگیر کا
خوب گھٹ جائے نہ جب تک کیا مزہ پھر کھیر کا

اس پر حاضرین نے خوب داد دی، جس طرح مشاعرہ میں ہوتا ہے، خوب واہ واہ ہوئی، اور مکرر ارشاد ہو، کی آوازیں آنے لگیں اس پر حضرت والاؒ نے سنایا:۔

سامعہ پر بار ہے حرف مکرر کی صدا
قافیہ اس واسطے باندھا نہیں تکریر کا
آہ بھی کرتے رہو اور بات پوشیدہ رہے
راز داری کب ہے شیوہ نالۂ شبگیر کا

ایک طالب علم کے شعر کا جواب

امتحان سالانہ کے موقع پر ایک طالب علم نے پرچہ کے اخیر میں ایک شعر لکھا:۔

ہمیں گر نہ ہوں گے تو کیا رنگ محفل
کسے دیکھ کر آپ شرمایئے گا

مطلب یہ تھا کہ مجھے فیل نہ کیا جائے، اس لئے کہ اگر فیل کر دیا اور مدرسہ سے اخراج ہوا تو پھر مدرسہ ہی میں کیا رونق رہے گی، کہ طلباء ہی سے مدرسہ کی رونق ہے۔

حضرت والا قدس سرہٗ نے اس کے جواب میں تین شعر کہے، جب وہ طالب علم شوال میں حاضر ہوئے ان کو سنائے:۔

عیش و نشاط کی مجھے کچھ جستجو نہیں
تیرے سوا کسی کی مجھے آرزو نہیں

تیرے بغیر صحن گلستاں بھی ہے اداس
اب کے بہار آئی مگر رنگ وبو نہیں
مقصود اس سے قطع تعلق نہیں تو کیوں
نامہ نہیں، پیام نہیں، گفتگو نہیں

انسپکٹر صاحب کی جیب کٹنے پر رباعی

بلگرام ضلع ہردوئی میں ایک انسپکٹر صاحب رشوت کا پیسہ لے کر جارہے تھے، راستہ میں جیب کٹ گئی، ان کا چپراسی جو ہکلا تھا، حضرت قدس سرہٗ کے پاس آیا اور کہا انسپکٹر صاحب ٹٹلیگرام کرنے جارہے تھے، کہ جیب کٹ گئی، کوئی تعویذ دیدیجئے تاکہ گیا ہوا پیسہ واپس آجائے، حضرت قدس سرہٗ نے ایک رباعی لکھ کر دیدی۔

دی شب عجیب حادثہ دربلگرام رفت
یعنی کہ جیب شحنۂ عالی مقام رفت
درآں زماں بمن ٹٹلیگرام رفت
مال حرام بود بجائے حرام رفت

اور فرمایا انسپکٹر صاحب کو میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ غنیمت ہے جیب کٹی پیٹ نہیں کٹا، ایک سانپ تھا جو نکل گیا اور وہ اس سے محفوظ رہے، ورنہ وہ پیسہ تو ایسا تھا کہ پیٹ کاٹنے کا تھا۔

مجلس میں اشعار کا نمونہ

کسی روز مجلس میں اگر کوئی صاحب ذوق حاضر ہوتے اور وہ شعر گوئی شروع کرتے اور حضرت والاؒ اس کے جواب میں شعر سناتے تو وہ منظر بھی دیکھنے سننے کے قابل

ہوتا، اور حضرت والاؒ کے برمحل بے تکلف اس قدر اشعار پڑھنے سے اندازہ ہوتا کہ حضرت والاؒ کو کس قدر اشعار یاد ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ اشعار کا دریا ہے، جس میں موجیں ٹھاٹھیں مار رہی ہیں، اس کا کچھ لطف حاصل کرنا ہو تو افریقہ اور ''خدمات فقیہ الامت'' میں مجالس کا مطالعہ کریں تطویل کے اندیشہ سے ہم یہاں اس کا نمونہ پیش کرنے سے بھی قاصر ہیں، شدید علالت کے زمانہ میں جب کہ از خود حرکت کرنا بھی ممکن نہ تھا اور کروٹ بدلنا بھی سخت دشوار مگر اس کے باوجود ایک مجلس میں ارباب ذوق کے جمع ہونے پر گفتگو کے دوران جو اشعار پڑھے ملاحظہ ہوں:

کل گئے تھے تم جسے بیمار، ہجراں چھوڑ کر
چل بسا وہ آج سب ہستی کے ساماں چھوڑ کر
گرچہ ہے ملک دکن میں ان دنوں قدر سخن
کون جائے ذوق پردلی کی گلیاں چھوڑ کر

اے کاش سحر تم بھی گلشن میں چلے آتے
گریاں مری حالت پر ہر قطرۂ شبنم تھا
وہ محو خود آرائی میں محو تماشا تھا
دونوں تھے غرض بیخود سکتہ کا سا عالم تھا

گل وغنچہ کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

الفت اسے کہتے ہیں بوبن کے رہی برسوں
پیراہن یوسف میں یعقوب کی بینائی

❁

اثر جب طالبان علم پر ہوتا ہے شیطان کا
خیال شاعری میں وقت وہ برباد کرتے ہیں

❁

آپڑے تھے مثل شبنم سیر گلشن کر چلے
دیکھ مالی باغ اپنا ہم تو اپنے گھر چلے

❁

دست نازک بڑھائیے صاحب
پان حاضر ہے کھائیے صاحب

❁

ہنگامہ ہستی میں کس طرح تمہیں دیکھوں
تم سیر کو نکلے ہو دنیا ہے تماشائی

ایک موقع پر ایک خادم نے ایک شب قیام کیا علی الصبح واپسی کی اجازت چاہنے پر فرمایا:۔

ع اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمی ماند

کسی خادم نے پورا شعر سننے کی درخواست کی اس پر پورا شعر سنایا:۔

حجاب نوعروساں در بر شوہر نمی ماند
اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمی ماند

ایک خادم کے آنے کی اطلاع تھی مگر کسی عذر کی بنا پر حاضر نہ ہو سکے، حاضر نہ ہو سکنے کی اطلاع دی اس پر فرمایا:۔

قاصد کو منتوں سے روانہ کیا تھا واں
سامان عیش جملہ مہیا کئے تھے یاں
آہٹ پہ کان در پہ نظر تھی کہ ناگہاں
آئی خبر کہ پاؤں میں مہندی لگی ہے واں
بس خون ٹپک پڑا نگہ انتظار سے

مہمانوں کو چائے پیش کئے جانے پر ایک موقع پر سنایا:۔

مریضان محبت کو ہماری چائے کافی ہے
صدا پیالی سے آتی ہے پیو اللہ شافی ہے

نزاکت کا ذکر آنے پر سنایا:۔

نازکی ختم ہے ان پر جو یہ فرماتے ہیں
فرش مخمل پر مرے پیر چھلے جاتے ہیں

خدام بدن دبا رہے تھے ایک خادم کمر دباتے ہوئے سینہ دبانے لگے، جب سینہ پر ہاتھ رکھا فرمایا:۔

تمہارا ہاتھ سینہ پر جہاں ہے
یہیں سے درد اُٹھتا ہے یہیں سے

ایک موقع پر فرمایا:۔

نہ ہم سمجھے نہ تم آئے کہیں سے
عرق پوچھو جبین شرمگیں سے
یہ سفاکی یہ بے باکی ستمگر
ہمارے قتل کی باتیں ہمیں سے

❁

بہ جبیں عرق ! نگہ شرمگیں !لب جانفزا پہ نہیں نہیں
یہ نہیں ہے ہاں یہ نہیں ہے ہاں، یہ نہیں نہیں یہ نہیں نہیں
ایک ہی معنی میں نہیں ہوتی ہے ان کی ہر نہیں
ایک گھبرا کر نہیں ہے ایک شرما کر نہیں

ایک خادم نے ایک شعر پڑھا:۔

شورش عندلیب نے روح چمن میں پھونک دی
ورنہ یہاں کلی کلی مست تھی خواب ناز میں

حضرت والاؒ نے اس میں اصلاح فرما کر اس طرح پڑھا:۔

نالۂ عندلیب نے روح چمن میں پھونک دی
ورنہ یہاں کلی کلی محو تھی خواب ناز میں

متفرق اشعار

اس کے علاوہ اپنی مجالس میں مختلف مواقع پر جو اشعار حضرت والاؒ سناتے تھے ان میں سے چند متفرق اشعار درج ذیل ہیں:۔

نیند بھی فرقت میں کھا بیٹھی ہے نہ آنے کی قسم
خواب میں بھی دیکھنے کا آسرا جاتا رہا

❁

جب کسی سے بھی کوئی عہدوفا کرتا ہے
کانپ اُٹھتا ہوں کہ میرا ہی سا انجام نہ ہو

❁

اس طرف دیکھ برابر سے گزرنے والے
شاید ایسا ہوکہ ہم سے بھی شناسائی ہو

❁

اے سوسن لب بستہ اے نرگس نورستہ
کہہ دو کہیں دیکھے ہوں گر ہم سے جگر خستہ

مجنوں کی جہاں گردی فرہاد کی پامردی
سنتے ہیں مگر دل سا دیکھا نہیں وارستہ

اے دست کرم اٹھ کر تو اس کو جھکا دینا
ہے شاخ امید اونچی میں طائر پربستہ

اک عمر ہوئی چھوٹی احقر سے غزل گوئی
یہ نالۂ موزوں ہے فریاد ہے برجستہ

ایک تجلی ایک تبسم ایک نگاہے بدہ نواز
اس سے زائد اے غم جاناں دل کی قیمت کیا کہئے

اس نے جب سے پھیر لی نظریں رنگ تباہی آہ نہ پوچھ
سینہ خالی آنکھیں ویراں دل کی حالت کیا کہئے

ساغر لبریز کو لے جاکے ہونٹوں کے قریب
دیرتک ہم صورت پیر مغاں دیکھا کئے

ان کو رخصت کر کے تا حد نظر دیکھا کئے
اس طرف دیکھا نہ جاتا تھا مگر دیکھا کئے

تو نہ آتا تیری آواز تو آیا کرتی
گھر بھی قسمت سے ترے گھر کے برابر نہ ہوا

جلوہ ٔ حشر ساز کا قلب پہ کیا اثر نہیں
ان کا تو حسن حسن ہے تیری نظر نظر نہیں

اُٹھ کے بگولے دم بدم کہتے ہیں کیا خبر نہیں
بیٹھو نہ مل کے وحشیو دشت جنوں ہے گھر نہیں

اف رے فریب چشم ناز اف رے سرور بیخودی
لٹ گئی دل کی کائنات اور ہمیں خبر نہیں

حکم ہے باغباں کا یہ نغمہ کریں نہ بلبلیں
قید ہے یہ چمن نہیں کنج قفس ہے گھر نہیں

ایک صاحب رڑکی مشاعرہ میں جارہے تھے ان سے فرمایا:۔

غرور اس فصل دو روزہ پہ اتنا
سبق لولا احب الآفلین سے

غرض یہاں تو صرف نمونہ دکھانا تھا تمام اشعار کا احصاء مقصود نہیں اور ممکن بھی نہیں ،مگر اس تمام تر کمال ملکہ وقدرت کے باوجود حضرت والاؒ فرمایا کرتے تھے، میں شاعر نہیں میری طبیعت بھی موزوں نہیں ،بغیر اوزاں سامنے رکھے ہوئے کوئی شعر نہیں پڑھ سکتا۔

حضرت والا قدس سرہٗ کے اشعار کا مجموعہ جو حاصل ہو سکا وہ ۱۴۲۱ھ میں ''ارمغان اہل دل'' (معروف بہ کلام محمود) کے نام سے شائع ہو کر خواص وعوام میں بیحد مقبول ہوا تھا، اور شائقین کے بے حد اصرار کے باوجود اسکی دوبارہ اشاعت کی نوبت نہ آسکی تھی، مگر چند ماہ سے مخدوم ومکرم جگر گوشۂ قطب الاقطاب حضرت اقدس مولانا محمد طلحہ صاحب زید مجدہم نے اس کتاب کا بیحد اصرار فرمایا، کئی مرتبہ اس کی طلب کیلئے آدمی بھیجا، کئی مرتبہ فون پر تقاضہ فرمایا ایک سے زائد مرتبہ کتاب کے چند نسخوں کی قیمت اور میرٹھ سے سہارنپور ایک آدمی کے آمدورفت کے پیسے بھیجے کہ کسی کے ذریعہ سہارنپور بھیجدیں۔

اس سلسلہ میں ایک دفعہ ایک گرامی نامہ مع دوصد روپیہ ارسال فرمایا اس کو بعینہٖ نقل کیا جاتا ہے۔

مکتوب گرامی

﴿حضرت اقدس مولانا محمد طلحہ صاحب زید مجدہم﴾

محترم المقام جناب حضرت مفتی محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعدہ عرض اینکہ قاری محمد اسماعیل صاحب میواتی کو ایک کتاب (کلام محمود) لینے کے لئے آپ کے یہاں روانہ کیا تھا، کتاب اس وقت دستیاب نہ ہوسکی، دوسو روپیہ حاضر خدمت ہیں، کسی صاحب کے ذریعہ کتاب چھپنے کے بعد روانہ کردیں، یہ دوسو روپیہ اس کا کرایہ آمد ورفت کا ہے، کتاب کا ہدیہ بعد میں دے دیا جائیگا۔ فقط

(حضرت مولانا) **محمد طلحہ** (صاحب) سہارنپور

جس کی وجہ سے اس ناکارہ کو بہت ندامت ہوئی، اور اس کے علاوہ چارہ کار نہوا کہ اس کو دوبارہ شائع کر کے، حضرت مخدوم کی بارگاہ میں پیش کروں، اس لئے نظر ثانی کے بعد از سرِ نو کتاب کو شائع کیا جارہا ہے، حق تعالیٰ شانہٗ بیحد قبول فرمائے، اور حضرت اقدس مولانا محمد طلحہ صاحب زید مجدہم کو بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے، اور صحت وعافیت کے ساتھ انکا سایہ دراز فرمائے، اور ان کے فیوض وبرکات کو عام وتام فرمائے، آمین، اسلئے کہ اس رسالہ کی دوبارہ اشاعت کے محرک قوی حضرت مخدوم ہی بنے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم وَصَلَّی اللّٰہُ تَعالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّد وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّم

محمد فاروق غفرلہٗ ۲۰/۶/۱۴۳۰ھ
جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی)

نغمۂ توحید

❁

حمد اعلٰی بہر رب العالمین	نعت اولٰی بہر ختم المرسلین
ساقیٔ کوثر شفیع المذنبین !	کرد باطل کفر وشرک مبطلین

داد توحید خدائے وحدہٗ

اللہ، اللہ، ہو اللہ ہو !!!

اعلٰی درجہ کی تعریف رب العالمین کے لئے ہے، بہترین نعت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔

جن سے شفیع المذنبیں (گنہگاروں کی شفارش کرنیوالا) صلی اللہ علیہ وسلم کوحوض کوثر کا ساقی بنایا، جس نے باطل پرستوں کے کفر وشرک کوملیامیٹ کر دیا۔

جس نے خدائے وحدہٗ لاشریک لہ کی توحید کا سبق دیا۔ اللہ، اللہ ہو، اللہ ہو

❁

بود تنہا کنز مخفی بے نشاں	نے قمر نے شمس واختر نے زماں
نے ملائک نے زمیں نے آسماں	لوح وکرسی ،عرشِ اعلٰی بدنہاں

بحرِ وحدت کرد جاری آبجو

اللہ، اللہ ہو اللہ ہو ! !

تنہا بے نشان مخفی خزانہ تھا، چاند تھا نہ سورج نہ ستارہ نہ زمانہ۔

نہ فرشتے نہ زمین نہ آسماں، لوح، کرسی، عرش اعلیٰ سب پوشیدہ تھے، بحر وحدت نے نہر کو جاری کیا۔ اللہ، اللہ ہو، اللہ ہو

آبجو از بحر وحدت شد رواں
ابر رحمت از کرم شد درفشاں

یافت ہستی از عطایش کل جہاں
جذب عشق از فطرت ہر شئی عیاں

غلغلہ افتاد ازاں دم چارسو

اللہ اللہ ہو اللہ ہو ! !

دریائے وحدت سے نہر جاری ہوئی اسکے کرم سے ابر رحمت نے درفشانی کی، اسکی عطا وبخشش سے تمام دنیا نے وجود پایا، ہر شے کی فطرت سے جذب عشق ظاہر ہے۔

اسی لئے ہر چہار جانب اللہ، اللہ ہو، اللہ ہو کا غلغلہ پڑا ہوا ہے۔

ہر چہ بینی از زمین و آسماں
ہر چہ دانی از نہان و از عیاں !

ہر چہ باشد از ہمہ کون و مکاں
ہر چہ ہست از عرض وجوہر جسم وجاں

ہست قائم در وجود از عشق او

اللہ، اللہ ہو اللہ ہو ! !

زمین وآسمان میں سے تو جو کچھ بھی دیکھتا ہے ظاہر و پوشیدہ جو کچھ بھی جانتا ہے، تمام کون ومکان میں جو کچھ بھی ہوسکتا ہے، عرض وجوہر جسم وجان جو کچھ بھی موجود ہے۔

اس کے عشق سے ہی وجود میں قائم ہے۔ اللہ، اللہ ہو، اللہ ہو

در ثنائش محفل کرّ و بیاں ۔۔۔ در ستائش محمل قد و سیاں
درپس جبریل ہاتف خوش بیان ۔۔۔ حاملان عرشِ اعظم یک زباں
ہست تسبیح ملائک ذکر اُو
اللہ، اللہ ہو اللہ ہو ! !

اس کی ثنا میں مقرب فرشتوں کی جماعتیں مشغول ہیں، مقدس فرشتوں کی جماعتیں اس کی تعریف میں لگی ہوئی ہیں۔

اور ہاتف خوش بیان جبرئیل علیہ السلام اور عرش اعظم کو اٹھانے والے فرشتے سب کے سب اس کے ذکر میں رطب اللسان ہیں۔

اس کا ذکر اللہ، اللہ ہو، اللہ ہو ہی سب فرشتوں کی تسبیح ہے۔

نخل طوبیٰ برگ و بارش بے مثیل ۔۔۔ آ ب می نو شد ز نہر سلسبیل
راحت جسم است آں ظل ظلیل ۔۔۔ فرحت روح است آں فیض جمیل
طائر لاہوت بروے نغمہ گو
اللہ، اللہ ہو اللہ ہو ! !

طوبیٰ کا درخت جس کے پتے اور پھل بے مثال ہیں، جو نہر سلسبیل سے سیرابی حاصل کرتا ہے۔اس کا لمبا اور گہرا سایہ جسم کے لئے راحت ہے، اس کا بہترین فیض روح کی فرحت کا ذریعہ ہے۔

لاہوتی پرندہ اس پر یوں نغمہ سنجی کررہا ہے کہ اللہ، اللہ ہو، اللہ ہو۔

❁

آ سمان دارد نجومِ بے شمار ہر یکے روشن زنورِ کسردگار
آ فتابش از جلالش شعلہ بار ماہتابش از جمالش گُلِعذار
ہر یکے درمحورش درگفتگو
اللہ، اللہ ہو اللہ ہو !!

آسمان میں بے شمار ستارے ہیں، ہر ایک پروردگار کے نور سے روشن ہے، اس کا آفتاب اس کے جلال ہی کی وجہ سے شعلہ بار (آگ برسانے والا) ہے اور اس کا ماہتاب اس کے جمال ہی کی وجہ سے گلعذار (گلاب جیسے رخسار والا) ہے۔

ہر ایک اپنے اپنے محور (گھومنے کی جگہ) میں اللہ، اللہ ہو، اللہ ہو کہنے میں مشغول ہے۔

موجِ خوش در بحر ناپیدا کنار سرفراز د جانب مہ بار بار
ہم نظر وارد قمر بر آبشار !! ربطِ مخفی درمیان شد آشکار
قطرہ قطرہ می سراید سو بسو!
اللہ، اللہ ہو اللہ ہو ! !

مگر موج ناپیدا کنار دریا میں، چاند کی جانب بار بار سر اٹھاتی ہے، چاند بھی آبشار پر نظر رکھتا ہے، ان کا باہمی مخفی تعلق ظاہر ہو گیا۔

قطرہ قطرہ ہر سمت نغمہ سرا ہے: اللہ، اللہ ہو، اللہ ہو۔

سر و در گلشن نمایاں در علو — در درختاں بیش وارد آبرو
آبِ رحمت آسماں ریزد برد — شاخ شاخش برگ برگش شستہ رو
نغمۂ قمری براں حق سرۂ
اللہ، اللہ ہو اللہ ہو ! !

سرو تمام گلشن میں بلندی میں ممتاز ہے، سب درختوں میں زیادہ باآبرو ہے، آسمان اس پرآبِ رحمت برساتا ہے اس کی شاخ شاخ پتہ پتہ کا چہرہ دھلا ہوا ہے۔
اوراس پرقمری کا نغمہ حق سرہ ہے: اللہ، اللہ ہو، اللہ ہو۔

در گلستان عندلیب خوش گلو — نالہ کردے برگلابِ شعلہ رو
برگ در منقار حسب آرزو — باز ہم شام وسحر در جستجو !
گوش کردم نعرہا از صوتِ اُو
اللہ، اللہ ہو اللہ ہو !

باغ میں خوش آواز بلبل، خوب صورت گلاب پرنالہ وفریاد کرتی ہے، چونچ میں حسب خواہش پتہ لئے ہوئے، پھر بھی شام وسحر (ہروقت) جستجو میں لگی ہوئی ہے۔
میں نے اس کی آواز سے اسکے نعروں کوسنا کہ وہ ''اللہ، اللہ ہو، اللہ ہو'' کا نعرہ لگا رہی ہے۔

شمع درمحفل ہمہ شب اشکبار — میکند پروانہ بروے جاں نثار
رونماید چوں سحر در انتظار — شمع ہم یکبار گردد جاں سپار

رمزِ عشق از شمع و پروانہ بجو

اللہ، اللہ ہو اللہ ! !

شمع محفل میں تمام رات اشکبار رہتی ہے، پروانہ اس پر جاں نثار کرتا ہے، جب صبح انتظار کے بعد ظاہر ہوتی ہے، شمع بھی یکبارگی جان قربان کردیتی ہے۔

عشق کا راز شمع و پروانہ سے سیکھ۔ اللہ، اللہ ہو، اللہ ہو۔

دوش گفتم با گلے اے خوب رو — از کجا آوردۂ ایں رنگ و بو

این لطافت این نظافت نرم خو — این قبائے چاک ہم از چار سو

خندہ کرد و گشت محو ہاؤ ہو

اللہ اللہ ہو اللہ ہو

میں نے پھول سے کل شب کہا کہ اے خوبرو یہ رنگ وبو تو کہاں سے لایا ہے؟ یہ نزاکت یہ پاکیزگی یہ خوش مزاجی، یہ قبا جو چاروں طرف سے چاک ہے (کہاں سے لایا)

ہنسا (کھل گیا) اور ہاؤ ہو میں محو ہو گیا اور کہنے لگا اللہ اللہ ہو اللہ ہو۔

زرع روید از عطاہائے سحاب — دانہ پوزد از شعاع آفتاب

ورد شگفد از سخاء ماہتاب — می برد باد صبا فیض گلاب

کارفرما در ہمہ شئے امراو

اللہ اللہ ہو اللہ ہو

بادل کی عطا و بخشش سے کھیتی اگتی ہے، آفتاب کی شعاعوں سے دانہ پکتا ہے، ماہتاب کی سخاوت سے گلاب کھلتا ہے، صبح کی ٹھنڈی ہوا گلاب کا فیض (خوشبو) اڑا لے جاتی ہے۔

ہر شئی میں اس کا حکم جاری ہے، اللہ اللہ ہو اللہ ہو۔

میوزد باد بہاری در چمن　　آسماں ریزد برو در عدن
برگہا وٗ شاخہا زونغمہ زن　　سبزہ سبزہ در ثنائے ذوالمنن
حیف باشد گر نئ اسرار جو
اللہ اللہ ہو اللہ ہو

چمن میں باد بہاری چلتی ہے، آسمان اس پر عدن کے موتی برساتا ہے، اس کی وجہ سے پتے اور شاخیں نغمہ زن ہیں، سبزہ سبزہ اس احسانات والے خدا کی تعریف میں مشغول ہے۔

اگر تو ان بھیدوں کا متلاشی وطلبگار نہیں تو تجھ پر سخت افسوس اللہ اللہ ہو اللہ ہو۔

تیغ ابرو زلف دوتا ہیچ نیست　　چشم میگوں لب شکرزا ہیچ نیست
رنگ شیریں نقش لیلیٰ ہیچ نیست　　مہ جبیں حسن سراپا ہیچ نیست
حسن ہر شی مظہر انوار او
اللہ اللہ ہو اللہ ہو

ابرو کی تلوار لمبی زلفیں کچھ نہیں ہیں، شراب بھری آنکھیں شیریں لب کچھ نہیں ہیں،
شیریں کا رنگ لیلیٰ کا نقش کچھ نہیں ہے، چاندسی صورت قد کی خوبصورتی کچھ نہیں ہے۔

ہر ہر شئ کے حسن میں اسی کے انوار کا ظہور ہے۔ اللہ اللہ ہو اللہ ہو۔

❁

شکر نعمت بر ہمہ کس واجب است　　　شکر نعمت نعمتے را جالب است
کفر نعمت نعمتے را سالب است　　　کفر نعمت از عطا ہا حاجب است

شکر نعمت قدر نعمتائے او

اللہ اللہ ہو اللہ ہو

اس کے انعامات و احسانات کا شکریہ ہر شخص پر واجب ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنا نعمتوں کو کھینچنے والا ہے۔

نعمتوں کی ناشکری سے نعمتیں چھین لی جاتی ہیں، نعمتوں کی ناشکری بخششوں کو روک دیتی ہے۔

اس کی نعمتوں کا شکر اس کی نعمتوں کی بقدر واجب ہے۔ اللہ اللہ ہو اللہ ہو۔

حضرت حق درسرت دو شمع داد　　　در دماغت جو ہر عقلی نہاد
سینہ ات از فقہ و تقویٰ کرد شاد　　　تا نماند اشتباہ جور و داد

ذکر حق از شکر نعمتہائے او

اللہ اللہ ہو اللہ ہو

حضرت حق تعالیٰ شانہ نے تیرے سر میں دو شمع (آنکھیں) رکھی ہیں، اور تیرے دماغ میں عقل کا جوہر رکھدیا، اور اس نے تیرے سینہ کو سمجھ اور تقویٰ سے مزین کر دیا، تا کہ ظلم اور انصاف کے درمیان تو فرق کر سکے۔

حق تعالیٰ شانہ کا ذکر کرنا بھی اس کی نعمتوں کا شکر ہے، اللہ اللہ ہو اللہ ہو۔

حق تعالیٰ کرد مارا مقتداء رحمت عالم محمد مصطفیٰ

فخر جملہ اولیاء و انبیاء در رضائش ہست مرضی خدا

ظاہر وباطن فدائے سر او

اللہ اللہ ہو اللہ ہو

حق تعالیٰ شانہ نے ہمارا مقتدا رحمت عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا، جو تمام اولیاء وانبیاء کے فخر ہیں، جن کی رضا وخوشنودی میں خدائے پاک کی خوشنودی ہے۔

جن کا ظاہر وباطن اس خدائے وحدہ لاشریک لہ کی حقیقت پر قربان ہے، اللہ اللہ ہو اللہ ہو۔

کرد نازل بر رسول او کتاب وانمودہ راہ باطل از صواب

تا نماند بر سبیل او حجاب تا نیاید عاطشے نزد سراب

بار یابد ہر کہ گیرد راہ او

اللہ اللہ ہو اللہ ہو

اس نے اپنے رسول پر کتاب نازل فرمائی جس کے ذریعہ صحیح رستہ اور غلط راستہ کو جدا جدا کر دکھایا، تا کہ اس کے راستہ پر کوئی رکاوٹ نہ رہے، تا کہ کوئی پیاسہ (پانی کے دھوکہ میں) ریت کے پاس نہ آئے۔۔

جو اللہ تعالیٰ کے اس راستہ کو اختیار کر لے اللہ کو پالے، اللہ اللہ ہو اللہ ہو۔

❀

اے خدا بر بندہ اَتْ احسان کن — نفس سرکش تابع قرآن کن

جانِ من بر حکم خود قربان کن — زندگیم ختم بر ایمان کن

اعتمادم آیئہ لاتقنطوا

اللہ، اللہ ہو اللہ ! ! !

اے خدا! اپنے بندہ پر احسان فرما، اس کے سرکش نفس کو قرآن پر عمل کرنیوالا بنادے، میری جان کو اپنے حکم پر قربان کردے، اور میری زندگی کا خاتمہ ایمان پر کی جیو۔ کیجیو میرا اعتماد و بھروسہ آیۃ "لَاتَقْنَطُوْا" پر ہے، اللہ اللہ ہو اللہ ہو۔

☆☆☆☆☆

شاہدِ قدرت

قرآن کے سپاروں میں احسان کے اشاروں میں
ایمان کے سنواروں میں معصوم پیاروں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

صدیق ؓ کی شفقت میں فاروقؓ کی سطوت میں
عثمانؓ کی عفّت میں کرّار ؓ کی ہیبت میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

احمد ؒ کی روایت میں مالکؒ کی درایت میں !
سفیانؒ کی ثقاہت میں نعمانؒ کی فقاہت میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

ماثور دعاؤں میں منشور ثناؤں میں
مامور ہواؤں میں مسحور فضاؤں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

خورشید کے تاروں میں   راتوں کے ستاروں میں
آنکھوں کے خماروں میں   یاروں کے نظاروں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

برکھا کی پُھواروں میں   ساون کی بہاروں میں
پودوں کی قطاروں میں   کوئل کی پکاروں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

ہر قطرۂ باراں میں   ہر ذرّۂ تاباں میں
ہر برگ گلستاں میں   ہر روئے درخشاں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

گلزار میں خاروں میں   کہسار میں غاروں میں
گنبد میں، مناروں میں   خلوت میں ہزاروں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

عطار میں جامی میں رومی میں حسامی میں
خسرو میں نظامی میں سعدیؒ میں سنامی میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

تذکیر غزالی میں تحریرِ کمالی میں
تفسیر جلالی میں تصویر خیالی میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

تکبیر بلالی میں شمشیر ہلالی میں!
تعمیر عوالی میں تنویرِ معالی میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

قاری کی تلاوت میں قاضی کی عدالت میں
مفتی کی دیانت میں غازی کی شہادت میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

زاہد کی رداؤں میں عابد کی صداؤں میں
ساجد کی نداؤں میں شاہد کی اداؤں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

خالدؓ کی شجاعت میں حاتم کی سخاوت میں
سحبان کی بلاغت میں مجنون کی نقاہت میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

محفل کے چراغوں میں انگور کے باغوں میں !
سرشار دماغوں میں ہرقلب کے داغوں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

لیلیٰ کی ملاحت میں شیریں کی صباحت میں
نغمہ کی نزاکت میں سُعدیٰ کی نظافت میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

سینا کے پہاڑوں میں چینا کے اکھاڑوں میں
قینہ کے بگاڑوں میں نینا کے پچھاڑوں میں!

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

پر جوش شرابوں میں ! پر سوز کبابوں میں
پر رنگ گلابوں میں پر کیف حُبابوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے
ہر لحن حجازی میں ہر نقش مجازی میں
ہرحسن طرازی میں ہرعشق نوازی میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے
دل دوز نگاہوں میں دلسوز کراہوں میں
بے تاب تباہوں میں مہجور کی آہوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے
صحراکے غزالوں میں دریا کے اُچھالوں میں
بطحا کے نرالوں میں طیبہ کے اُجالوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے
گنگوہ کے رہبر میں اجمیر کے دلبر میں
سرہند کے سرور میں کشمیر کے انور میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

برہاں میں کبیری میں میزاں میں اثیری میں
دحلاں میں جریری میں شاداں میں دبیری میں !

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

اوضاع سریری میں اسجاع حریری میں
اشعارِ نظیری میں افکارِ نصیری میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

سلمہؓ میں فزاریؓ میں عروہؓ میں غفاریؓ میں
مسلم میں بخاری میں سالم میں بہاری میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

استاذ کے ہنٹر میں صیاد کے منتر میں
فصاد کے نشتر میں جلّاد کے خنجر میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

صندل میں چنبیلی میں عطار میں تیلی میں
پھاٹک میں حویلی میں میرٹھ میں بریلی میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

دہلی کے رنگیلوں میں لکھنؤ کے چھبیلوں میں !
کوکن کے نشیلوں میں سورت کے رسیلوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

بنگال کے بالوں میں لبنان کے لالوں میں
سوڈان کے کالوں میں گجرات کے گالوں[1] میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

بچپن میں جوانی میں شاہی میں شبانی میں
آزاد بیانی میں پابندِ زُبانی میں !
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

---

[1] گجرات میں روئی کا گالہ مشہور ہوتا ہے۔

زلفوں کی اسیری میں ماتھے کی لکیری میں
ثروت میں فقیری میں حلوے میں خمیری میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

تسبیح کے دانوں میں ترجیل کے شانوں میں
سجدے کے نشانوں میں خاموش فسانوں میں !
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

تعبیر منامی میں تعطیر انامی میں
تفسیر تعامی میں تقریر کلامی میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

یونسؑ کے سفینے میں منصور کے سینے میں
خاتم میں نگینے میں طائف میں مدینے میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

محراب میں منبر میں میزاب میں فلٹر میں
کمخواب میں کھدر میں سیماب میں سلور میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

شمشاد میں سوسن میں آزاد میں ٹنڈن میں
نیپال میں لندن میں سسرال میں سمدن میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

ہر ماہ کے مہمان میں ہرقلب کے ارماں میں
ہر درد کے درماں میں ہرشاہ کے فرماں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

لبیک صباحی میں منحر کی اَضاحی میں
چھاگل میں صراحی میں مرکز میں نواحی میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

روزوں میں نمازوں میں عیدوں میں جنازوں میں
ریلوں میں جہازوں میں نازوں میں نیازوں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

ذاکر میں مراقب میں زائر میں مصاحب میں
ناظر میں محاسب میں غافر میں معاقب میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے
اذکارِ نواوی میں آثارِ سخاوی میں
اسرارِ مناوی میں انظار طحاوی میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

☆☆☆☆☆

فائدہ: ساری مخلوق حق تعالیٰ شانہٗ کے جمال کا گویا آئینہ ہے کہ جس چیز میں جو جمال وکمال ہے وہ حق تعالیٰ شانہٗ کا ہی جمال وکمال ہے، کہ اسی کے پیدا کرنے سے وہ پیدا ہوا اور وجود میں آیا، جس چیز میں جو خوبی ہے وہ اُسی خالق و مالک کی ہی خوبی ہے، کہ مصنوع کی خوبی درحقیقت صانع کی خوبی ہوتی ہے، پس عالم کا ہر ہر ذرّہ حق تعالیٰ شانہٗ کے جلال و جمال قدرت وکمال کا مظہر و آئینہ ہے، اسی لئے قرآن پاک میں جگہ جگہ مخلوقات میں غور وفکر کرنے کا حکم اور اسکی ترغیب ہے کہ ان میں غور وفکر کرنے سے حق تعالیٰ شانہٗ کی قدرت وکمال و جمال وصفات کا مشاہدہ ہوتا ہے، جس سے حق تعالیٰ شانہٗ کی معرفت حاصل ہوتی ہے، حضرت اقدس مفتی صاحب قدس سرہٗ نے ان اشعار میں اسی کو بیان فرمایا ہے:۔

مکرم ومحترم حضرت مولانا مفتی محمد یوسف تاولوی صاحب زید مجدہم استاد دارالعلوم دیوبند خلیفہ ومجاز حضرت فقیہ الامت قدس سرہٗ ......(**باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں**)

ساقی نامہ

گھٹا اُٹھی ہے تو بھی کھول زلفِ عنبریں ساقی
اِدھر دیکھ اور پلا جام ِ نگاہِ سرگیں ساقی

ترے در پر بصد عجز و نیاز آیا ہوں بے مایہ
کرم فرما عطا کر جامِ صہبائے یقیں ساقی

تنِ مردہ میں جاں آئے دلِ خفتہ بھی جاگ اُٹھے
اشارہ اک ذرا کر دے بچشم سرگیں ساقی

مجھے پیہم پلائے جا مجھے ہر دم پلائے جا!
نہ سن کچھ بھی جو چلاّؤں نہیں ساقی نہیں ساقی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ...... نے ان اشعار کی نہایت جامع اور مفصل شرح فرمائی ہے، ''جوشاہد قدرت'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

حضرت فقیہ الامت قدس سرہٗ کے قلب پر ایک لطیفہ غیبی وارد ہوا، اور اس نے سوال کیا کیا ہم کو دیکھا ہے، اس کے جواب میں حضرت فقیہ الامت قدس سرہٗ نے یہ اشعار کہے ہیں۔

ہوائے نفس امارہ سے ہیں مسموم سب اعضا
دوائے تلخوش دیدے یہی ہے انگبیں ساقی

فراق ووصل کیا واں تو حضوری کا یہ عالم ہے
کہ لاکھوں کی مجالس میں بھی ہے خلوت گزیں ساقی

کوئی خنداں کوئی گریاں، کوئی لرزاں، کوئی بریاں
عجب انداز سے جس دم ہوا مسند نشیں ساقی

تری زلفیں، ترے ابُرو تیری آنکھیں، تری پلکیں
جسے دیکھو وہی ساقی جہاں دیکھو وہیں ساقی

سیاہی ہو، سفیدی ہو، ہر اک بھرپور مستی سے
ترا ہر بال ہے ساقی، تری روشن جبیں ساقی!

یہی ہے حال آنکھوں کی سیاہی اور سپیدی کا
مگر ان میں ہے سرخی کی جھلک کچھ کچھ مکیں ساقی

جہاں تیرے پسینے کا کوئی قطرہ کبھی ٹپکا!
وہاں کا آسماں ساقی وہاں کی ہے زمیں ساقی

تکلم ہو، تبسم ہو، تفکر ہو، تدبر ہو ! !
ترا ہر بول ہے ساقی تری چین جبیں ساقی !

خموشی پر تری قربان تکلم کے خزانے ہیں
تکلم پر خموشی کی فدا جان حزیں ساقی

کسی کی یاد میں آنسو جھڑی بن کر برستے ہیں
نکلتی ہے مگر سینے سے آہِ آتشیں ساقی

جہانِ رنگ وبو سے کردیا غافل تعالیٰ اللہ
کن انکھیوں پر تری قرباں دل وجاں آفریں ساقی

مئے صافی کا جویاں جوش میں برکھا کا موسم ہے
الٰہی خیر ساغر نازک اور نازک تریں ساقی!

دم خلوت دلِ غم دیدہ کو کیسے کروں بس میں
مئے گلگوں، نیا ساغر، صراحی پر، حسیں ساقی

نیاز وناز دونوں کے مظاہر ہیں جدا گانہ
کہیں فرش زمیں ساقی کہیں عرشِ بریں ساقی

دلِ مضطر کی محفل کو جدا ئی نے اُجاڑا ہے
کہیں بادہ ، کہیں ساغر، کہیں مینا کہیں ساقی

خدا چاہے ملے گا ہر کسی کو جو مقدر ہے
الَستُ اور بلٰی کی مے امانت ہے امیں ساقی

سوالی گرنزالا ہے دیالُوبھی انوکھا ہے
طلب صادق عطا کامل، چناں میکش چنیں ساقی

گنہگارو! چلو کوثر پہ مت گھبراؤ محشر سے
وہاں موجود ہیں حضرت شفیع المذنبیں ساقی !

گلدستۂ سلام
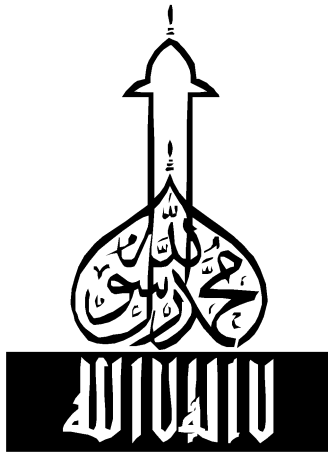
بدرگاہِ خیرالانام علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسلام

السلام اے سید اولاد آدم السلام
السلام اے باعث ایجادِ عالم السلام

السلام اے خاتم قصر رسالت السلام
السلام اے قاسمِ خیرولایت السلام

السلام اے صاحب معراج ورؤیت السلام
السلام اے صاحب رعب وامامت السلام

- خوب خوب سلام ہو آپ پر اے اولا دآ دم کے سردار۔
  خوب خوب سلام ہو آپ پر اے ایجاد عالم کے باعث۔
- آپ پر اے قصرِ رسالت کو کامل ومکمل کرنے والے خوب خوب سلام ہو۔
  اے خیر ولایت کے تقسیم کرنے والے آپ پر خوب خوب سلام ہو۔
- اے معراج ورویت والے آپ پر خوب خوب سلام ہو۔
  اے رعب وامامت والے آپ پر خوب خوب سلام ہو۔

السلام اے شافعِ روزِ قیامت السلام
السلام اے دافعِ ذُل وندامت السلام

السلام اے ساقیٔ کوثر بمحشر السلام
السلام اے منبر ش برحوض کوثر السلام

السلام اے روضۂ جنت بصحن مسجدش
السلام اے خوش لَواء الحمدِ فردَا در یدش

السلام اے رحمۃٌ للعالمین، صادق امیں
السلام اے نامِ اومسطور برعرش بریں

- اے بروز قیامت شفاعت کرنے والے آپ پرخوب خوب سلام ہو۔
اے ذل وندامت کو دفع کرنے والے آپ پرخوب خوب سلام ہو۔
- اے محشر میں کوثر پلانے والے آپ پرخوب خوب سلام ہو۔
اے حوضِ کوثر پرمنبر والے آپ پرخوب خوب سلام ہو۔
- آپ پرسلام ہو کہ جنت کا باغیچہ آپ کی مسجد کے صحن میں ہے۔
آپ پرسلام ہو کیا ہی خوب ہے کہ لواء حمد قیامت میں آپکے ہاتھ میں ہوگا۔
- اے رحمۃ للعالمیں اے صادق امین آپ پرسلام ہو۔
آپ پرسلام ہو کہ آپ کا نام عرش بریں پرلکھا ہوا ہے۔

السلام اے درسخاوت، درشجاعت بے عدیل
السلام اے درخطابت، درعدالت، بے مثیل

السلام اے برخلائق اورؤف است ورحیم
السلام اے باجلال وصاحبِ خلق ِ عظیم

السلام اے ازؤ رودش شدمدینہ تابدار
السلام اے برکتش درصاع ومدگندم ثمار

السلام اے آ نکہ حالش طول صمت وطول فکر
السلام اے آ نکہ وصفش شرح صدرورفعِ ذکر

- اے سخاوت وشجاعت میں عدیم النظیر آپ پرخوب خوب سلام ہو۔
  اے خطابت وعدالت میں بے مثال آپ پرخوب خوب سلام ہو۔
- اے مخلوق پررحیم اورزیادہ مہربان آپ پرسلام ہو۔
  اے عظمت وبزرگی کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اخلاق والے آپ پرسلام ہو۔
- آپ کی تشریف آوری سے مدینہ رشن ہوگیا آپ پرسلام ہو۔
  صاع، مد(گیہوں سے پھلوں تک) میں آپکی برکت ہوئی، آپ پرسلام ہو۔
- آپ کا حال سکوت طویل اور گہرا فکر ہے آپ پرسلام ہو۔
  آپ کا وصف شرح صدرورفع ذکر ہے، آپ پرسلام ہو۔

السلام اے نیم شب درسجدہ مصروف ثناء
السلام اے شانِ اوسل تعط درروز جزاء

السلام اے صلح دشمن کردوشد فتح مبیں
السلام اے باظفر بخشید جرم تائبین

السلام اے کرد استغفار بہر سنگبار
السلام اے بہر حکم شرع کردہ سنگسار

السلام اے کوہِ لرزاں یافت از پایش سکوں
السلام اے از مدینہ کردحمّیٰ رابروں

◉ اے آدھی رات کے وقت سجدہ کی حالت میں ثناء خداوندی میں مصروف ہونے والے آپ پر سلام ہو۔
آپ کی شان قیامت میں سل (مانگ) تعط (دیا جائیگا) ہے، آپ پر سلام ہو۔
◉ آپ پر سلام ہو کہ آپ کا دشمن سے صلح کرنا فتح مبین ہو گیا۔
آپ پر سلام ہو کہ آپ نے کامیاب ہونے پر تائبین کے جرائم کو معاف فرمایا۔
◉ آپ پر سلام ہو کہ آپ نے پتھر برسانے والے کیلئے بھی استغفار کیا۔
آپ پر سلام ہو کہ آپ نے حکم شریعت کی وجہ سے سنگسار بھی فرمایا۔
◉ آپکے قدم مبارک سے لرزتے ہوئے پہاڑ نے سکون پایا آپ پر سلام ہو۔
آپ نے مدینہ سے بخار کو دور فرمایا آپ پر سلام ہو۔

السلام اے قاصدِ جن آمدش درزیِّ مار
السلام اے درجدار ے دیداوجنات ونار

السلام اے سدرہ شق شدناقہ اش ازوے گزشت
السلام اے ازحصار دشمناں تنہا برفت

السلام اے فضلہ اش ہرگز نہ دیدہ ہیچ کس
السلام اے ہیچ گہ نہ نشستہ بر جسمش مگس

السلام اے ظل قوم وظل خود ازناردید
السلام اے وصل کردہ باکسے کزوے برید

- آپ پر سلام ہو کہ جنوں کا قاصد آپ کے پاس سانپ کی شکل میں آیا۔
  آپ پر سلام ہو کہ آپ نے جنت وجہنم کو دیوار میں مشاہدہ فرمایا۔
- بیری کا درخت شق ہوا آپ کی ناقہ اس سے گذر گئی، آپ پر سلام ہو۔
  دشمنوں کے حصار سے آپ تنہا نکل کر چلے گئے، آپ پر سلام ہو۔
- آپ پر سلام ہو آپ کا فضلہ کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔
  آپ پر سلام ہو کبھی کوئی مکھی آپ کے جسم پر نہیں بیٹھی۔
- آپ پر سلام ہو آپ نے اپنا اور قوم کا سایہ آگ سے دیکھا۔
  سلام اس ذات عالی پر جس نے ان لوگوں سے بھی جوڑ رکھا جنہوں نے تعلق قطع کیا۔

السلام اے باتوکل دشمنش مقہور شد
السلام اے روز خندق ازصبا منصور شد

السلام اے گفتگو کردہ باوِلحمِ غنم
السلام اے باادب کردہ نداا ورا صنم

السلام اے شمع علمِ اوّلین و آخریں
السلام اے ازفلق ناکام کردہ ساحریں

السلام اے ازہمہ اعلم ولے بے اوستا
السلام اے شد نبی وآدم میان طین وماء

- آپ پرسلام ہوکہ آپ کےتوکل کی وجہ سے آپ کا دشمن مغلوب ہوا۔
آپ پرسلام ہوکہ روز خندق میں پروائی ہوا سے آپ کی مدد کی گئی۔
- آپ پرسلام ہوکہ بکری کے گوشت نے آپ سے گفتگو کی۔
آپ پرسلام ہوکہ بت نے باادب آپ کوآواز دی۔
- آپ پرسلام ہوآپ اولین وآخرین کےعلم کی شمع ہیں۔
آپ پرسلام ہوکہ سورۂ فلق کے ذریعہ ساحرین کوناکام کیا۔
- آپ پرسلام ہوآپ مخلوق میں سب سے اعلم ہیں، حالانکہ آپ کا کوئی استاذنہیں۔
آپ پرسلام ہوآپ اس وقت نبی ہو چکے تھے جبکہ آدم علیہ السلام پانی اورمٹی کے درمیان تھے۔

السلام اے ریشہائے گوشت درمغتاب دید
السلام اے صوتِ اقلام ملائک را شنید

السلام اے مقلہ خارج پاشکستہ راست کرد
السلام اے طیب اوخوش درعرق ازعطرِ ورد

السلام اے درفقیری رشک شاہان زمن
السلام اے ابرِ رحمت برسرش سایہ فگن

السلام اے آنکہ مفتاحُ الخزائن دادہ شد
السلام اے گرسنہ بستہ حجر بربطنِ خود

◉ آپ پرسلام ہوآپ نے گوشت کے ریشے غیبت کرنیوالے میں دیکھے۔
آپ پرسلام ہوآپ نے فرشتوں کے قلموں کی آوازکوسنا۔
◉ آپ پرسلام ہوکہ نکلی ہوئی آنکھ ٹوٹے ہوئے پاؤں کودرست فرمایا۔
آپ پرسلام ہوکہ آپ کے پسینہ کی خوشبوعطرگلاب سے زیادہ عمدہ ہے۔
◉ شاہان جہاں کی بادشاہی آپ کی فقیری پررشک کرتی ہے،آپ اپنی فقیری میں شاہان جہاں کے لئے باعث رشک ہیں،آپ پرسلام ہو۔
آپ پرسلام ہوکہ ابرِ رحمت آپ کے سرپرسایہ کرنیوالا تھا۔
◉ آپ کوخزانوں کی کنجیاں دیدی گئیں،آپ پرسلام ہو۔
آپ نے بھوک کی حالت میں پیٹ پرپتھرباندھا،آپ پرسلام ہو۔

السلام اے درجہادش عفوکردہ خون را
السلام اے زد بہ نیزہ صرف یک ملعون را

السلام اے ازامام وخلف یکساں درنظر
السلام اے داشت خاتم ازنبوت درکمر

السلام اے باز آمد برد عایش آفتاب
السلام اے شد دوپارہ ازنگاہش ماہتاب

السلام اے سنگریزہ درکفش تسبیح گو
السلام اے آب جاری گشت از انگشتِ او

- آپ پرسلام ہوکہ آپ نے جہاد میں خون کومعاف فرمادیا۔
  آپ پروسلام ہوکہ آپ نے صرف ایک ملعون کونیزہ مارا۔
- آپ پرسلام ہوکہ آپ کوآگے پیچھے سے برابرنظرآتا تھا۔
  آپ پرسلام ہوکہ خاتم نبوت آپ کی کمرمبارک میں تھی۔
- آپ پرسلام ہوکہ آپ کی دعاسے سورج پلٹ آیا۔
  آپ پرسلام ہوکہ آپ کی نگاہِ مبارک سے چاند دوٹکڑے ہوگیا۔
- آپ پرسلام ہوکہ کنکریوں نے آپ کے دست مبارک میں تسبیح پڑھی۔
  آپ پرسلام ہوکہ آپ کی انگشت مبارک سے پانی جاری ہوگیا۔

السلام اے نزد اوآمد شتر گریہ کناں
السلام اے نزدِ اوآمد شجر سجدہ کناں

السلام اے شاخ تازہ از کفش شمشیر گشت
السلام اے ازیداوچوب پرتنو یرگشت

السلام اے جذع کہنہ از فراقش در بکاء
السلام اے بہر قرباں اشتراں درشوقہا

السلام اے کرد طاہر کعبہ را از ہر پلید
السلام اے فتح کردوداد مانع راکلید

- آپ پرسلام ہواونٹ آپ کے پاس روتا ہوا آیا۔
  آپ پرسلام ہودرخت آپ کے پس سجدہ کرتا ہوا آیا۔
- آپ پرسلام ہوشاخ تازہ آپ کے دست مبارک سے تلوار بن گئی۔
  آپ پرسلام ہو،لکڑی آپ کے دست مبارک سے پرتنویر ہوگئی۔
- آپ پرسلام ہوکہ پرانا تنہ آپ کی جدائی کے صدمہ سے رونے لگا۔
  آپ پرسلام ہوکہ اونٹ دست مبارک سے قربان ہونے کیلیئے شوق میں مست ہیں۔
- آپ پرسلام ہوآپ نے کعبہ کو ہر پلید سے پاک فرمایا۔
  آپ پرسلام ہوکہ فتح پاکر بھی دشمن کو کنجی بخشی، آپ نے اس شخص کو کنجی دی جو بیت اللہ میں داخل ہونے سے آپ کے لئے مانع بنا تھا۔

السلام اے ازلعابش شدفزوں ازحدطعام
السلام اے مجّۂ آبش شفابہرسقام

السلام اے پیرہن انداخت برابن سلول
السلام اے کردعذرِ قاتلِ حمزہ قبول

السلام اے پیش دشمن ازنگہ مستورشد
السلام اے ناقہ اش برمنزلش مامورشد

السلام اے درکفش شمشیر واعداء را نکشت
السلام اے برسباب بدزباں حرفے نگفت

- آپ پرسلام ہوکہ آپکے لعاب دہن کی برکت سے کھانا حد سے زیادہ بڑھ گیا۔
آپ پرسلام ہو، آپ کے پانی کی کلی بیماروں کیلئے شفاہے۔
- آپ پرسلام ہو آپ نے ابن سلول منافق پر اپنا کرتہ ڈالا۔
حضرت حمزہؓ کے قاتل کا عذر قبول کرنے والے آپ پرسلام ہو۔
- دشمن کی نگہ سے مستور ہو جانے والے آپ پرسلام ہو۔
اپنی منزل پر مامور ناقہ والے آپ پرسلام ہو۔
- آپ پرسلام ہو کہ آپ نے ہاتھ میں تلوار ہوتے ہوئے دشمنوں کو قتل نہیں فرمایا۔
آپ پرسلام ہو بدزبان کی گالیوں پر آپ نے کچھ نہ فرمایا۔

السلام اے داشت عسکر ازملائک درجلو
السلام اے خورد زخمے براُحد در راہِ او

السلام اے باصفا وباحیا وباجمال
السلام اے بے ریاؤ بے ہواؤ بے مثال

السلام ے آنکہ نطق اوہمہ وحی خدا
السلام اے آنکہ خلق اوہمہ نورہدیٰ

السلام اے خواست موسیٰ درخدم داخل شود
السلام اے ابن مریم ازپیش نازل شود

- پہلو میں فرشتوں کا لشکر رکھنے والے آپ پر سلام ہو۔
احد میں اس (اللہ) کے راستہ میں زخم کھانے والے آپ پر سلام ہو۔
- اے باصفا باحیاء باجمال آپ پر سلام ہو۔
اے ریا و ہوا سے پاک وصاف اور بے مثال آپ پر سلام ہو۔
- آپ کی گفتار تمام وحی خدا ہے، آپ پر سلام ہو۔
آپ کا خلق تمام نورِ ہدیٰ ہے، آپ پر سلام ہو۔
- آپ پر سلام ہو موسیٰ علیہ السلام نے آپکے خدام میں داخل ہونے کی درخواست کی۔
آپ پر سلام ہو ابن مریم آپ کے بعد نازل ہوں گے۔

السلام اے ازخلیل آوردبر اُمت سلام
السلام اے امتش خیرالا مم گردیدنام

السلام اے کرد امام امتش بوبکرؓ را
السلام اے روز خیبر دادرایت مرتضیٰؓ

السلام اے گر پسش بودے نبی بودے عمرؓ
السلام اے کرداز نورین عثمانؓ بہرور

السلام اے رنج وادن فاطمہؓ ایذائے او
السلام اے جانِ ماقربان برابنائے او

- حضرت خلیل اللہ کی طرف سے امت پر سلام لانے والے آپ پر سلام ہو۔
  آپ کی امت کا نام خیرالامم ہوا آپ پر سلام ہو۔
- اپنی امت کا امام ابوبکرؓ کو بنانے والے آپ پر سلام ہو۔
  خیبر کے دن علی مرتضیٰؓ کو جھنڈا دینے والے آپ پر سلام ہو۔
- آپ پر سلام ہو آپ کے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔
  آپ پر سلام ہو آپ نے عثمانؓ کو نورین سے بہرور فرمایا۔
- آپ پر سلام ہو (حضرت) فاطمہؓ کو رنج دینا آپ کو ایذا پہونچانا ہے۔
  آپ پر سلام ہو ہماری جان آپ کی اولاد پر قربان ہو۔

السلام اے از ہمہ ازواج خود مسرور رفت
السلام اے ازہمہ اصحاب خودمبروررفت

السلام اے قلب اویقظان وعینیش درمنام
السلام اے خوابگاہش اعطروافضل مقام

السلام اے آنکہ می شنود کلامِ حاضریں
السلام اے می رسد بروے سلام غائبین

☆☆☆☆☆

- اپنی تمام ازواج سے خوش خوش تشریف لیجانے والے آپ پر سلام ہو۔
اپنے تمام اصحاب سے خوش خوش تشریف لے جانیوالے آپ پر سلام ہو۔
- آپ پر سلام ہو آپ کی آنکھیں سوتی اور قلب اطہر بیدار رہتا۔
آپ پر سلام ہو آپ کی خوابگاہ سب سے اعطر اور سب سے افضل مقام ہے۔
- کلام حاضرین کو سننے والے آپ پر سلام ہو۔
غائبین کی طرف سے آپ پر سلام پہنچتے ہیں، آپ پر سلام ہو۔

فائدہ: کلکتہ ہسپتال میں حضرت اقدس مفتی صاحب قدس سرہٗ کی آنکھ کا آپریشن ہوا، حضرت قدس سرہٗ سے عرض کیا گیا کہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قدس سرہٗ (سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند) کی آنکھ کا آپریشن ہوا تھا، تو حضرت قاری صاحبؒ نے آنکھ کی کہانی نظم فرمائی تھی، آپ بھی آنکھ کی...... (**باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں**)

نعت محمود الملقب به

وصف محبوب ﷺ

یاالٰہی سربہ سجدہ ہے قلم بہر سخن
راہِ نعت مصطفیٰ پر کردے اس کو گامزن

ہو بیان کچھ شانِ عالی احمدِ مختار کا
ہے یہی اہل محبت کے لئے خمر کہن

مکہ مولد، طیبہ مورد، حوض موعد، حبّذا
حشر کے دن رب سلم امتی کی ہے لگن

(مابقیہ صفحہ گذشتہ)............ کہانی نظم فرماویں، اس وقت حضرت قدس سرہٗ نے یہ گلدستہ سلام بدرگاہ خیرالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نظم پیش فرمائی، جس میں سینکڑوں احادیث کی طرف اشارات ہیں، اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد معجزات عالیہ وصفات کمالیہ کو بیان فرمایا گیا ہے۔

اس کا ترجمہ اور مبسوط شرح ایک عرصہ سے شائع شدہ ہے، جس میں ان احادیث اور معجزات عالیہ وصفات کمالیہ کی وضاحت کی گئی ہے، اور ہر ایک کا مستند حوالہ بھی دیا گیا ہے۔

انبیاء سب مقتدی ہیں لیلۃ المعراج میں
اورامام الانبیاء مہمان رب ذوالمنن

پہنچے جب سدرہ پرتو جبریلؑ یہ کہہ کررُکے
ہست سوزاں ایں تجلی من نتانم پرزدن

قاب قوسین اوردنیٰ ،اللہ اکبر یہ مقام
اختیارِ خمرپر راجح ہواشرب لبن

عرش،کرسی،حوض،جنت،سب کانظارہ کیا
کیامبارک ہےسفرہیں بےتکاں روح وبدن

تحفۂ قرب ومحبت پنجگانہ حاضری
یادگار خلعت اکرام ہے بے شبہ وظن

ذات مرسِل ہےرحیم اوروصف مرسَل بھی رحیم
ان کی امت خیرامۃ ،قرن ہے خیرالزمن

ہےلقب اُمی ولیکن جس طرف بھی دیکھئے
ان سےروشن عقل ودل دین وفراست علم وفن

آئینہ بن کر ملے تھے جب حرا میں جبرئیلؑ
آشکارا ہوگیا تھا سرّ علم من لدن

رحمۃ للعالمین ،محبوب رب صادق امین
منبعِ ایثار وشفقت مظہر خلق حسن

تا قیامت معجزہ ہرسورتِ قرآن ہے
بہر منکر ہے تحدی نفی تاکیدِ بلن

ہے نبوت ہر نبی کی حق مگر اس دور میں
سکۂ دین نبی مصطفےٰ کا ہے چلن

قلب ناداں، باب رحمت دیکھ کر جانا کہیں
ہے ہنسی اس میں جگت کی اور اپنا ہے مرن

ذاتِ عالی پر جہاں سے جو بھی پڑھتا ہے سلام
لاکے پہنچاتے ہیں خدمت میں ملائک من وعن

سامنے آکر پڑھے جو اس کو وہ سنتے ہیں خود
ہے یا ثابت اس پہ شاہد بیہقی کی ہے سنن

طیبہ کے جس ذرہ کو ہوئی قدم بوسی نصیب
اس کی تابش پر فدا شمس وقمر کی انجمن

خاک پاک قبر اطہر! عرش اعظم سے عزیز
متصل رہتا ہے جس سے شاہ والا کا کفن

نورِ انور بقعۂ انوار میں محجوب ہے
جسکے ذروں سے ہیں روشن شمس ومہتاب زمن

حق تعالیٰ جس پہ فرمادے کرم وہ خوش نصیب
گاہے گاہے چشم دل سے دیکھ لے کوئی کرن

جسم اعطر کے پسینے کی مہک اللہ رے
رشکِ خوشبو زین غنچہ زیب گل جان چمن

زلف شبگوں فیض بخش مشک عنبر، آبنوس
آب دندان مجلّی سے خجل درِ عدن

تاب کس کو ہے کہ دیکھے قد رعنا ایک نظر
انکے آگے سرنگوں جنت کے سب سرو وسمن

پر حیا و سرمگیں آنکھوں میں ڈورے سرخ ہیں
نرم ریشم سے ہتھیلی بے نمونہ تن بدن

وہ نبی لاکذب وہ ابن عبدالمطلب
ان کی اس آواز پر نصرت ہوئی جلوہ فگن

دو جہاں کی بادشاہی ان کے قدموں پر نثار
ان پہ قرباں مال، جاں، مادر، پدر، فرزند، زن

گاہ و بے گاہ مانگے والوں کی شدت سے کبھی
زندگی بھر روئے انور پر نہیں آئی شکن !

کیں حدیبیہ میں شرطیں دشمنوں کی سب قبول
گرچہ ان کا حال تھا مثل پر زاغ و زغن

فاتحانہ مکہ آئے سر جھکائے چشم نم !
امن کا اعلان کیا نادم ہوئے اہل وطن

ہند بوسفیان، وحشی، کر دیا سب کو معاف
تھک چکے تھے دشمنی کرتے ہوئے جو مرد و زن

بارِ احساں سے کیا ہے دشمنوں کو منفعل
بخشا اعزاز ان کو جو تھے لائق گردن زدن

کعبہ میں داخل ہوئے اور شکر کا سجدہ کیا
داد مفتاحش بدستِ مانعِ داخل شدن

روشنی ہے ہر صحابی میں ہدایت کے لئے
جس قدر ابر نبوت جس پہ ہے سایہ فگن

ہر دعاء مقبول ہے ابن ابی وقاصؓ کی
ہے معیت غار میں صدیق کو دفع الحزن

ابن یاسر فتنہ ،شیطان سے محفوظ ہیں
ہے عمرؓ کے سامنے ملعون کا آنا کٹھن

ہے ملائک کو حیاء عثمانؓ ذی النورین سے
ہیں ختنِ ثانی علی مرتضٰی خیبر شکن

اہل جنت بیبیوں کی سیدہ ہیں فاطمہؓ
نوجوانوں کے ہیں سید شہ حسینؓ اور شہ حسنؓ

امہات المومنین ہیں لائق صداحترام
عائلی احکام جن سے حل ہوے سر وعلن

زیدؓ اورابن رواحہؓ اورجعفرؓ ہیں شہید
ہے خبیبؓ بن عدی کے واسطے دارورسن

اشعریؓ کی حاضری پرکیا عجب تمغہ ملا
مسکن ایمان وحکمت بن گیا ملک یمن

صاحب نعلین وسجادہ سواک ومطہرہ
ابن اُم عبد پرہے اعتماد ِموتمن

زیدؓ کا تب اورحذیفہؓ صاحب سرّ رسولؐ
دحیہؓ قاصد اورمعاذ بن جبلؓ عدل یمن

ماہر قرآن ابی ہیں بوعبیدہؓ ہیں امین
سیف خالدؓ ہیں اسد ہیں حمزہؓ مجروح تن

نیزہ کھاکر جنگ میں ابن فہیرہؓ گر گئے
پھراُٹھےاوراُڑ گئے حیرت میں دشمن پرفتن

امّ معبدؓخوش نصیب اور انکا خیمہ خوش نصیب
بہر مہمان شاۃِ داجن ہوگئی ذات اللبن

ہے عزیز آب بقا سے مصحف انور کی دید
کاش کہ اس کیلئے سب زیست بنجائے ثمن

اللہ اللہ رحمتِ حق ہے شفاعت پر نثار!
ہے شفیع المذنبین کا آسرا بس اپنا دھن

روضۂ اقدس پہ حاضر اور لب پر السلام
یہ تصور قلب کو ہے مانع رنج ومحن!

زگناہ زندگیم تباہ، کنوں خجل شدہ آمدم
یہ غلام عاصی سرنگوں نظر کرم نظر کرم

☆☆☆☆

فائدہ: ان اشعار کی بھی تشریح کی گئی ہے، اور ہر ہر شعر میں جن آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ اور جن معجزات وواقعات کی طرف اشارات ہیں، ان کی نشاندہی کی گئی ہے، اوران کا حوالہ نقل کیا گیا ہے، عرصہ سے شائع شدہ ہے، سیرت پر ایک مستند جامع کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔

با ادب درود وسلام من ، بہ درِ نبی بہ رساں صبا
پس ازاں ببیں ، کہ چساں شود بہ جواب وا، لبِ جاں فزا

اے صبا میرے درود وسلام کو باادب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار تک پہونچا، پس اس کے بعد دیکھ کہ جواب کے لئے لب جاں فزا کس طرح کھلتے ہیں۔

چوں شود قبول بہ درگہش ، بہ فرشتہ حسنات گو
بسرم نہند ، بہ شکل تاج ، جوابِ شاہِ مدینہ را

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ میں قبول ہوجائے نیکیوں کے فرشتے سے کہنا۔شاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کو بہ شکل تاج میرے سر پر رکھیں۔

بہ ذخیرہ ام نہ عبادتے نہ ریاضتے ، بہ خدا قسم
چہ شرف بلند بود مرا، زغلامی شہِ دوسرا

میرے ذخیرہ میں نہ کوئی عبادت ہے نہ کوئی ریاضت خدا کی قسم، شہ دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم

کی غلامی سے بڑھ کر میرے لئے کیا شرف ہوسکتا ہے۔

نہ عمل بہ من، نہ خلق بہ من، نہ صفاءِ سر وعلن بہ من
زحیا سرم نہ شود فراز، ہمیں بس است مراسزا

میرے پاس نہ کوئی عمل ہے نہ اخلاق میرے پاس ہے نہ ظاہر وباطن کی صفائی میرے پاس ہے، حیا کی وجہ سے میرا سراوپر نہیں اٹھتا، میرے لئے یہی سزا کافی ہے۔

چو شود حسابِ گناہِ من بصد التجا بہ نبی رسم
نہ شود غلام شما، ذلیل ، پراز گناہ پراز خطا!

جب میرے گناہوں کا حساب ہوگا میں سوالتجا کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر کہونگا۔ آپکا غلام گناہ اور خطا سے پر ہونے کے باوجود ذلیل نہیں ہوسکتا۔

بہ شفاعتِ شہ انبیاء ، کرمِ کریم نظر کند
ہمہ جرمہائے سیاہِ من بہ شود مراسبب عطا

شہ انبیا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شفاعت کی وجہ سے کریم (آقا تعالیٰ شانہ) کا کرم نظر کریگا اور میرے تمام سیاہ جرم میرے لئے عطاو بخشش کا سبب بن جائیں گے۔

چہ مدیح ذرہ نعل پاک نبی شود زقلم بیاں !
مہ وخور فلک بکند نثار، وملک بہشت ثمر فدا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل پاک کے ذرہ کی قلم سے کیا تعریف بیان ہوسکتی ہے۔ (جبکہ) فلک چاندسورج نثار کرتا ہے اور بہشت کا فرشتہ پھل قربان کرتا ہے۔

قدم نبیؐ بہ سرش فتدزہے یاوریٔ نصیبِ او
بہ قمر چگونہ بہم رسد زرہِ قدم شدہ ایں عطا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک اس کے سر پر پڑ جائیں اس کے نصیبہ کی کیا ہی یاوری ہے، چاندکو کسطرح یہ رتبہ حاصل ہوسکتا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کی وجہ سے ہی اس کو یہ مرتبہ حاصل ہوا ہے۔

چو شود زقبر بروں سرم بہ ہزارشوق نداکنم
بتنم بجائے کفن نہند غبارِ راہِ مدینہ را

جب میرا سر قبر سے باہر ہوگا میں ہزار شوق کے ساتھ ندا کرونگا میرے بدن پر کفن کے بجائے مدینہ کے راستہ کا غبار رکھدو۔

زگناہ زندگیم تباہ کنوں خجل شدہ آمدم
بہ غلامِ عاصی سرنگوں نظرِ کرم نظر کرم

گناہوں کی وجہ سے میری زندگی تباہ ہوگئی اب شرمندہ ہوکر حاضر ہوا ہوں، نافرمان سرنگوں غلام پر کرم کی نظر ہو کرم کی نظر ہو۔

☆☆☆☆☆

ایک تعارفی نظر

''احسان وسلوک''

مکتبہ محمودیہ سے ایک تازہ ترین طبع ہونے والی کتاب ''احسان وسلوک'' اپنے فن کی ایک ایسی جامع کتاب ہے، جس سے انسان کی زندگی میں طریقت و تصوف کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے، اور اسی طرح تصوف وسلوک میں پیدا ہونیوالی بیجا رسومات اور جہلاء کے بیجا عقائد کا رد بھی دیا گیا ہے، جو حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی قدس سرہ کے ارشادات وفتویٰ پر مشتمل ہے، آپ اسکی اہمیت اور افادیت کو سمجھتے ہوئے اسکا ضرور مطالعہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اسکے مطالعہ کرنیوالے کو اسکے ذریعہ اپنی زدگی میں بدلاؤ لاکر اپنی رضا کا ذریعہ بنادے۔ آمین

قصد طیبہ

بڑھاپا ہے چلا ہوں سوئے طیبہ
لرزتا، لڑ کھڑاتا، سر جھکائے

گناہوں کا ہے سر پر بوجھ بھاری
پریشاں ہوں اُسے اب کون اٹھائے

کبھی آیا جو آنکھوں میں اندھیرا
تو چکرا کر قدم بھی ڈگمگائے

کبھی لاٹھی، کبھی دیوار پکڑی
کبھی پھر بھی قدم جمنے نہ پائے

نہ بیٹا ہے نہ پوتا ہے نہ بھائی!
کوئی گھر کا نہیں جو ساتھ جائے

نہیں کچھ آرزو اب واپسی کی
وہیں رکھے خدا واپس نہ لائے

مگر چلتا رہوں گا دھیرے دھیرے
دیا والا مسری نیا لکھائے

وہاں جا کر کہوں گا گڑگڑا کر
سلام اس پر جو گرتوں کو اٹھائے

سلام اس پر جو سوتوں کو جگائے
سلام اس پر جو روتوں کو ہنسائے

سلام اس پر جو اجڑوں کو بسائے
سلام اس پر جو بچھڑوں کو ملائے

سلام اس پر جو بھوکوں کو کھلائے
سلام اس پر جو پیاسوں کو پلائے

☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

وصف شیخ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب محدث سہارنپوری
ومہاجر مدنیؒ کے اوصاف عالیہ

گفت یوسف وصف شیخ ما بنظمے کن بیان
تا دلِ مضطر قرارے گیرد از تذکارِ آں

گفتم آرے آرے گویم قطرۂ از قلزمے
گر خدا خواہد بسازد ہم نواءِ دل زباں

بعد حمد ونعت بشنو وصف شیخِ غوثِ وقت
مہبط رحمت بگیتی برکت العصر است آں

۔ یوسف نے کہا کہ ہمارے شیخ کے اوصاف نظم میں بیان فرما دیجئے۔
تا کہ بے قرار دل کو ان کے ذکر سے قرار آئے، (اور سکون حاصل ہو)

۔ میں نے کہا ہاں! ہاں! اگر خدا چاہے کہ زبان کو دل کی ہمنوا بنادے تو انکے دریاء کمالات میں سے ایک قطرہ کے بقدر کہوں گا۔ (کہ انکے تمام اوصاف وکمالات کا احاطہ اور بیان دشوار ہے)

۔ حمد ونعت کے بعد غوث زمانہ شیخ کا وصف سن، حضرت قدس سرہ زمین میں رحمت اترنے کی جگہ اور زمانہ کی برکت ہیں۔

نام شیخ و نام اب، جد را بترتیب سلیس
شہ زکریا، شاہ یحیٰ، شاہ اسمٰعیل داں

مولد او کاندھلہ، گنگوہ مسکن در صبا
گلشن علمش سہارنپور، فصلش بےخزاں

بحر، برہان، ردّ، بدائع، زیلعی، فتح القدیر
تحفہ وشرح مہذب، نیل وروضہ پیش آں

باجی ومغنی، محلّٰی، درِّمنثور، ازرقی !!!
طیبی، عینی، عسقلانی، قسطلانی بر زباں

۞ شیخ اوران کے باپ، دادا کا نام آسان ترتیب کے ساتھ۔
شہ زکریا، شاہ یحیٰ، شاہ اسماعیل جان۔

۞ ان کی جائے پیدائش کاندھلہ اور بچپن میں جائے رہائش گنگوہ ہے۔
ان کے علم کا گلشن سہارنپور، اوران کی فصل بےخزاں ہے۔

۞ بحرالرائق، برہان، ردالمختار، بدائع الصنائع، زیلعی، فتح القدیر۔
تحفہ اور شرح مہذب، نیل الاوطار اور روضہ ان کے سامنے ہے، یہ سب کتابوں کے نام ہیں، یعنی یہ کتابیں اکثر حضرت قدس سرہ کے زیر مطالعہ رہتی ہیں۔

۞ باجی ومغنی، محلّٰی، درمنثور، ازرقی۔
اور طیبی، عینی، عسقلانی، قسطلانی، (یہ سب کتابوں کے نام ہیں) انکی زبان پر رہتی ہیں کہ رات دن اکثر ان کتابوں کے حوالے دیتے رہتے ہیں۔

چوں سلف آں حافظ قرآن وتفسیر وحدیث
فقہ بر اقوال و اعمالش مسلسل ضوفشاں

قولِ مالکؒ، شافعیؒ، احمد ہمہ در حفظِ او !
ظاہر یہ خارجیہ، مرجیہ را رازداں ! !

علم فوّارہ نما جوشد زنوکِ خامہ اش
بہرہ یاب اہل عرب اہل عجم در کل جہاں

از حکایتِ صحابہؓ زندگی پر نور کن !
ہم بیابی در فضائل روشنئ قلب و جاں

۞ سلف کے مثل وہ قرآن تفسیر وحدیث کے حافظ ہیں۔
ان کے اقوال اوران کے اعمال پر فقہ مسلسل ضوفشاں ہے۔
۞ امام مالک امام شافعی امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے تمام اقوال انہیں حفظ ہیں۔
ظاہر یہ، خارجیہ، مرجیہ (یہ دونوں فرقوں کے نام ہیں) کے رازداں ہیں یعنی ان کے مذاہب کے دلائل وماٴخذ کی حقیقت اور صحت وسقم سے خوب واقف ہیں۔
۞ ان کی نوک قلم سے علم مثل فوارہ کے ابلتا ہے۔
تمام دنیا میں اہل عرب اہل عجم سب بہرہ یاب ہورہے ہیں۔
۞ ''حکایات صحابہؓ'' سے زندگی منور بنایئے۔
فضائل کی کتابوں میں بھی (جن کا ذکر اگلے شعر میں ہے) قلب وجان کی روشنی پائیں گے، یعنی ان پر عمل کے ذریعہ قلب وجان کی روشنی حاصل ہوتی ہے۔

ذکر،قرآن،صدقہ،روزہ،حج،نماز وہم درود
ہر یکے را بر طریق دل نشیں کردہ بیاں

اعتدالش فرقہائے مختلف را جمع کرد
صلح کردہ دشمنے بادشمنے شد شادماں

حب دنیا از دلِ خود دور کن در یادِ موت
مال وعزت را ہمیں جا ترک کردہ رفتگاں

در وجوب لحیہ ہم دارد کتابے پر اثر
رِیش دشمن چوں بخواندش ریش راشد پاسباں

۞ فضائل ذکر،فضائل قرآن،فضائل صدقہ،فضائل روزہ فضائل حج،فضائل نماز،فضائل درود۔
ہر ایک کو دل نشیں انداز پر بیان فرمایا ہے۔

۞ ان کی کتاب اعتدال نے مختلف فرقوں کو جمع کر دیا۔
اس کتاب کی وجہ سے دشمن دشمن کے ساتھ صلح کر کے آپس میں خوش ہو گئے۔

۞ دنیا کی محبت اپنے دل سے دور کر موت کی یاد میں۔
مال وعزت جانے والے یہیں چھوڑ کر گئے ہیں۔

۞ داڑھی کے وجوب کے بیان میں بھی حضرت کی ایک بڑی مؤثر کتاب ہے۔
داڑھی کے دشمن نے جب اس کو پڑھا تو وہ داڑھی کا محافظ ہو گیا۔

اوجز، لامع، خصائل کوکب و حج و وداع
برموطأ، بر بخاری، ترمذی، شرح عیاں

در مسائل در فتاویٰ بر عزیمت میرود
اندرو ہرگز نیابی، ہیچ کسلے رانشاں

گاہ رخصت راپسند ددرعمل بہرخدا
تاگمانِ حرمتش را دفع سازد از میاں !

آں سراپا رشد وخلت نائب خیرالوریٰ
نورِعینین شہ رشید وشہِ خلیل وسروراں

۞ اوجز المسالک، لامع الدراری، خصائل نبویؐ، الکوکب الدری، حجۃ الوداع۔
مؤطا پر بخاری پر ترمذی پر واضح شرحیں ہیں۔
۞ مسائل وفتاویٰ میں عزیمت پرعمل فرماتے ہیں۔
تو حضرت قدس سرہٗ کے اندر ہرگز بھی کسی سستی کا نام ونشان نہیں پا سکتا۔
۞ کبھی خدا کے لئے رخصت پرعمل کرنے کو اختیار فرماتے ہیں۔
تا کہ اس کی حرمت کے گمان کو دفع فرمادیں۔
۞ آپ سراپا رشد وخلت خیرالوریٰ صلی اللہ کے نائب ہیں۔
شاہ رشید احمد وشاہ خلیل احمد سرداروں کی آنکھ کا نور ہیں۔

شہِ حسین احمد شہ الیاس، شہ عبدالرحیم
جامہائے عشق دادندش بجوشِ ساقیاں

بامشائخ ربط قلبی وقوی داردمدام
گریہ طاری می شود چوں نام آید برزباں

درنگہ داردہمہ اقوال واحوال شیوخ!
ہیچ گہ غافل نہ ماند ازادائے حقِ شاں

اُضحیہ، عمرہ، تلاوت بہر ایصال ثواب
ہست جاری درطریقش مثلِ معمولاتِ شاں

۞ شہ حسین احمد، شہ الیاس، شہ عبدالرحیم نے حضرت قدس سرہ کو جامہائے عشق ساقیوں کے جوش کے ساتھ دیئے ہیں۔

۞ شیخ قدس سرہ مشائخ کے ساتھ ہمیشہ قلبی وقوی ربط (تعلق) رکھتے ہیں۔
جب (کسی کا) زبان پرنام آتا ہے تو (بے اختیار) گریہ طاری ہوجاتا ہے۔

۞ شیوخ کے تمام اقوال واحوال (حضرت قدس سرہٗ) کو محفوظ ہیں۔
کبھی ان کے حق کی دائیگی سے غافل نہیں رہے۔ (یعنی ان کے مقتضی پر عمل فرماتے ہیں، یہی ان کے حق کی ادائیگی ہے)

۞ قربانی، عمرہ، تلاوت کلام پاک، ایصال ثواب کے لئے۔ حضرت قدس سرہٗ کے طریق میں جاری ہے، حضرت قدس سرہ کے (دیگر) معمولات کے مثل۔

صابری و نقشبندی، سہروردی، قادری
چار نسبت جمع کردہ آں معین چشتیاں

آتش عشقِ الٰہی در دل او شعلہ زن
چشم گریاں می چکاند روز وشب سیل رواں

اشکہائے نیم شب چوں قطرہائے سلسبیل
می شود شاداب زیں ازہار واشجار جناں

گوہر حب محمد دردل اوروشن است
صاف گویم قلبِ اوروشن شدہ ہمرنگِ آں

۞ صابری، نقشبندی، سہروردی، قادری۔
(ان) چار نسبتوں کو شیخ قدس سرہ نے جو چشتیوں کے معین ہیں، جمع فرمایا ہے۔
۞ حضرت قدس سرہٗ کے دل میں عشق الٰہی کی آگ شعلہ زن ہے۔
(عشق خداوندی میں) حضرت قدس سرہٗ کی رونیوالی آنکھیں رات دن سیلاب بہاتی رہتی ہیں۔
۞ حضرت قدس سرہٗ کے اشکہائے نیم شب قطرہائے سلسبیل کی طرح ہیں۔
ان سے جنت کے ازہار (پھول وکلی) واشجار (درخت) پرورش پاتے ہیں۔
۞ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گوہر محبت حضرت کے دل میں روشن ہے۔
میں صاف کہتا ہوں کہ حضرت کا قلب روشن ہو کر اس گوہر کے ہمرنگ ہو گیا۔

عاشقانہ می نشیند سمتِ اقدام حبیب
مشفقانہ می نوازد سرورِ پیغمبراں

روائے انور جمالِ مصطفیٰ شد تابناک
روحِ اطہر باکمال وباوقار وشادماں

خاکِ طیبہ نزد وے محبوب ازعیش نعیم
قلب اواز ماسوافارغ شدہ درشوق آں

۞ حضرت قدس سرہٗ عاشقانہ انداز میں (تواضع اور عاجزی وتذلل کے ساتھ) حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مبارک قدموں کی جانب بیٹھتے ہیں۔

اور سرور پیغمبراں (حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت قدس سرہٗ کو اپنے قرب خاص اور دیگر مقامات عالیہ سے) مشفقانہ طور پر نوازتے اور سرفراز فرماتے ہیں۔

۞ حضرت قدس سرہٗ کا روئے انور جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے تابناک ہوگیا۔ اور روح اطہر باکمال باوقار اور شادماں ہوگئی۔

۞ خاک طیبہ (زادہا اللہ شرفاً وکرامۃً) حضرت قدس سرہٗ کو عیش نعیم سے زیادہ محبوب ہے۔ (یہاں تک) کہ حضرت کا قلب مبارک اس کے شوق میں اس کے ماسواء سے فارغ ہوگیا ہے، (کہ ہر وقت اسی کے شوق میں مشغول ومستغرق رہتے ہیں)۔

خلق وفعل ونطق ازسنت منور سربسر
معدن ایثار وشفقت راحتِ دل خستگاں

صحبت او اے برادر کیمیائے بے مثال
ہرکہ آید حسبِ استعداد یابد بہرہ زاں

می فزاید بارش الطاف درماہِ صیام
اعتکافش خلوتے در انجمن اے رازداں

می نشیند درمجالس بہر تنویر ظلم
می رساند آفتابے در قلوب خادماں

۞ حضرت قدس سرہٗ کا خلق (عادت) وفعل اور نطق (گفتگو) سب سنت (نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) سے منور ہے۔ حضرت قدس سرہ ایثار وشفقت کی کان اور خستہ دلوں کی راحت ہیں۔

۞ حضرت قدس سرہٗ کی صحبت اے بھائی بے مثال کیمیا ہے۔ جوآتا ہے اپنی استعداد کے موافق اس سے حصہ پاتا ہے، (اپنی استعداد صلاحیت کے بقدر فیض حاصل کرتا ہے)

۞ حضرت قدس سرہٗ کے کرم والطاف کی بارش ماہ صیام میں اور بڑھ جاتی ہے۔
حضرت قدس سرہٗ کا اعتکاف خلوت در انجمن کا مصداق ہوتا ہے، اس راز کو جان لے۔

۞ حضرت قدس سرہ مجالس میں ظلمتوں (اندھیریوں) کو منور کرنے کیلئے تشریف فرما ہوتے ہیں، اور (اپنی توجہ باطنی کا) ایک آفتاب خادموں کے قلوب میں پہنچا دیتے ہیں، (جس سے خادموں کے قلوب جگمگا اٹھتے ہیں)

چہرۂ پر نور او روشن تراز شمس و قمر
لیک ظاہر می شود مقدارِ تاب طالباں

سطح ظاہر رامنورمی نماید آفتاب
از شعائے روئے او روشن شود خلق نہاں

کاسہ گیراں، جادہ پیماں، سوئے آں مینانواز
در دلش خمخانۂ عشق ومحبت ایں زماں

مجلس او معرفت را بحر ناپیدا کنار
برلالی حسب طاقت ہر کسے غوطہ زناں

۞ حضرت قدس سرہ کا پرنور چہرہ شمس وقمر سے زیادہ روشن ہے۔
لیکن اس کا نور طالبین کی قوت کے بقدر ظاہر ہوتا ہے۔

۞ آفتاب تو بس ظاہری سطح کو منور کرتا ہے۔
اور حضرت قدس سرہ کے روئے انور کی شعاؤں سے پوشیدہ اخلاق روشن ہو جاتے ہیں۔

۞ طالبین کاسۂ طلب لئے ہوئے اس شراب عشق بخشنے والے کی طرف جادہ پیماں ہیں۔
اس کے دل میں اس زمانہ میں عشق ومحبت کا خمخانہ ہے۔

۞ حضرت قدس سرہ کی مجلس معرفت کا ناپیدا کنار دریا ہے۔
ہر شخص حسب طاقت اس میں معرفت کی موتیوں پر غوطہ زن ہے۔

مجلس او آبشارے کشت دل سیراب ازو
مجلس او رود بارے بر کنارش تشنگاں

مجلس او دل گدازے گردِ او دلہا چو موم!
مجلسِ او دل نوازے گردِ او دل دادگاں

مجلس او باغبانے گردِ او انواعِ گل !
مجلس او سائبانے زیر او دل تفتگاں

۞ حضرت قدس سرہ کی مجلس ایسا آبشار ہے کہ جس سے دل کی کھیتی سیراب ہوتی ہے۔
حضرت قدس سرہ کی مجلس (علوم ومعرفت کی) ایسی نہر ہے، جس کے کنارہ پر پیاسے جمع رہتے ہیں۔

۞ حضرت قدس سرہ کی مجلس ایسی دلگداز (دل پگھلا دینے والی) ہے جس کے پاس دل مثل موم (نرم) ہو جاتے ہیں،
حضرت قدس سرہ کی مجلس ایسی دلنواز (دل کو علوم ومعرفت بخشنے والی) ہے، جس کہ وجہ سے دلدادہ (عشاق) اس کے پاس جمع رہتے ہیں۔

۞ حضرت قدس سرہ کی مجلس ایسا باغبان ہے جس کے پاس مختلف قسم کے پھول ہیں۔
حضرت قدس سرہ کی مجلس ایسا سائبان ہے جس کے نیچے تڑپتے دل (پناہ گزیں) ہیں۔

مجلس او ہر زبانے وقف بر ذکر و درود
مجلس او پاسبانے بر قلوب سالکاں

مجلس او نردبانے بہر تیسیر وصول
مجلس اومہر بانے برہمہ آئندگان

مجلس او آسمانے از کواکب زینتش !!
مجلس او راہ دانے گرد اوسیار گاں

مجلس اوشمع روشن گرد اوپر وانہا
مجلس او شاہِ گل گردش عنادل درفغاں

۞ حضرت قدس سرہ کی مجلس ایسی مجلس ہے کہ جس میں ہر زبان ذکر ودرود پر وقف ہے۔(یعنی شرکائے مجلس میں ہر شخص ذکر، درود وغیرہ میں مشغول رہتا ہے) حضرت قدس سرہ کی مجلس سالکین کے قلوب پر ایک محافظ ہے، (کہ خطرات ووساوس سے دلوں کی حفاظت کرتی ہے)

۞ حضرت قدس سرہ کی مجلس ایک سیڑھی ہے، وصول کو آسان کرنے کے لئے۔
حضرت قدس سرہ کی مجلس ہر آنیوالوں پر مہربان ہے۔

۞ حضرت قدس سرہ کی مجلس ایسا آسمان ہے جو ستاروں سے مزین ہے۔حضرت قدس سرہ کی مجلس ایسا راہ داں (رستہ سے واقف وباخبر) ہے کہ جس کے گرد قافلے جمع رہتے ہیں۔

۞ حضرت قدس سرہ کی مجلس ایسی روشن شمع ہے جس کے گرد پروانے جمع ہیں۔
حضرت قدس سرہ کی مجلس ایسا شاہ گل ہے جس کے گرد بلبلیں آہ وفغاں میں رہتی ہیں۔

مجلس او غم گسارے گرد او دل پارہا !!
مجلس او تاجدارے گردِ او فرزانہ گاں

مایۂ او اعتمادِ وعدہائے ذاتِ حق!
تاجِ فقرش باتوکل روکش چترِ شہاں

قلبِ طالب از نگاہش می کشد حب رسولؐ
تابعِ سنت شود ہر قول و فعلش بے گماں

از مؤدّت ہر کہ را بیند نگاہِ لطفِ او
قلب او گردد مطیّب مثل گل در گلستاں

۞ حضرت قدس سرہ کی مجلس ایسا غم گسار ہے جسکے گرد دل پارہ لوگ جمع رہتے ہیں۔
حضرت قدس سرہ کی مجلس ایسی تاجدار ہے جس کے گرد فرزانے جمع رہتے ہیں،

۞ ان کی پونجی اور سرمایہ ذات حق تعالیٰ شانہ کے وعدوں کا اعتماد ہے۔
ان کے فقر باتوکل کا تاج بادشاہوں کے چتر کو شرمندہ کرنے والا ہے۔

۞ طالب کا دل حضرت قدس سرہ کی نگاہ سے حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کرتا ہے۔
جس کی وجہ سے بلاشبہ اس کا ہر قول و فعل سنت کے تابع ہو جاتا ہے۔

۞ حضرت قدس سرہ کی نگاہ لطف جس کو محبت سے دیکھ لیتی ہے۔
اس کا قلب ایسا مطیب (مہکدار) ہو جاتا ہے، جیسے پھول چمن میں۔

درنوافل، درتلاوت، دردعاؤ در بکاء!!
حسب حالت ہرکسے یابدسکونِ قلب وجاں

ساغرعینش کسے نوشدشودمست وخراب
سینہ بریاں، دیدہ گریاں، اللہ، وردِزباں

سوختہ گردد رذائل دل مجلیٰ می شود!
کیفِ احساں حاصل آیدخوش نصیب دوستاں

روحِ سالک رابروحِ خود گرفتہ می برد
پیش وے بعدے نماندازز میں تا آسماں

۞ کوئی نوافل میں کوئی تلاوت میں کوئی دعاء میں کوئی آہ وبکاء میں۔
ہرشخص اپنی حالت کے مطابق قلب وجاں کاسکون حاصل کرتا ہے۔

۞ ان کے چشم کا ساغر جوشخص پیتا ہے، وہ مست ہوجاتا ہے۔
اس کا سینہ بریاں ہوجاتا ہے، آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہیں، اوراس کی زبان پربس اللہ اللہ کا ورد ہوتا ہے، (اورسب کچھ بھول جاتا ہے)

۞ رذائل جل کرختم ہوجاتے ہیں، اوراخلاق حمیدہ سے دل مجلّی ہوجاتا ہے۔
اورخوش نصیب دوستوں کوکیف احساں حاصل ہوجاتا ہے۔

۞ حضرت قدس سرہ سالک کی روح کواپنی روح کے ساتھ پکڑکر (بارگاہ قدس کی طرف) لیجاتے ہیں، کہ اس کے نزدیک زمین سے آسمان تک کوئی بعدوحجاب نہیں ہے۔

نیز سالک از ہفت آسماں تا عرشِ اعظم میرسد
بادب داخل شود در بار گاہِ لامکاں !!

ہم شفاعت می کند محبوبِ رب العالمینؐ!
واشود آغوش رحمت باہزاراں عزوشاں

درسراپردہ چساں‌ش می نوازد لطفِ حق !
قلب گوید، گر بگوید سرِّ اوسوزد زباں!!

سالک وارفتہ عارف میشود از وصل دوست
خود خدا حافظ شود از ابتلائے دشمناں

۞ نیز ساتوں آسمانوں سے گذر کر عرش اعظم تک پہنچتے ہیں۔
اور بارگاہ لامکاں میں باادب داخل ہوجاتے ہیں۔

۞ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم بھی شفاعت فرماتے ہیں۔ (جس کی وجہ سے)
آغوش رحمت محبوب حقیق تعالیٰ شانہ ہزاروں عزوشان کے ساتھ کھل جاتا ہے۔

۞ حق تعالیٰ شانہ کا لطف ان کو سراپردہ میں اس طرح نوازتا ہے۔
کہ قلب کہتا ہے اگر زبان نے اس کو بیان کردیا تو جل جائیگی۔

۞ سالک وارفتہ وصل دوست سے عارف ہوجاتا ہے۔
اورخود خدائے پاک دشمنوں (نفس وشیطان) کے ابتلاء سے اس کا محافظ ہوجاتا ہے۔

درچنیں مشہد اگرخواہد خدا گردد مجاز !!
قلبِ او آئینہ گردد بہر فیض عارفاں

گرکسے را راز مخفی داشتن خواہد خدا
درحجابے واردش مثلِ عوام سالکاں

بارک اللہ مجمع ماہِ مبارک درسلوک
ہرکسے درطئے منزل رہروانست ودواں

یک اثیمے ، بدزبانے ، بدنگاہے، بدعمل
ہم امید عفودارد درطفیل دیگراں

۞ اس جیسے مقام شہود میں پہنچ کر اگر خدا چاہتا ہے، تو وہ (سالک) مجاز ہوجاتا ہے۔
اوراس کا دل عارفین کی فیض رسانی کیلئے آئینہ بن جاتا ہے۔

۞ خدائے پاک اگر کسی کا راز مخفی رکھنا چاہتے ہیں۔
تو اس کو حجاب میں رکھتے ہیں، عوام سالکین کے مثل کہ باوجود اہل اورقوی النسبت ہونیکے لوگ ان کو جانتے بھی نہیں، اور ایک عام آدمی سمجھتے ہیں۔

۞ اللہ تعالیٰ ماہ مبارک کے مجمع میں سلوک کے اندر برکت عطا فرمائے۔
کہ ہرشخص منزل قرب الٰہی کے طے کرنے میں حسب استعداد چلنے والا اور دوڑنے والا ہے۔

۞ ایک گنہگار، بدزبان، بدنگاہ، بدعمل بھی دوسروں کے طفیل میں معافی کی امید رکھتا ہے۔

اے خدائے قادر وقیوم ورحمان وغفور
بہر فیضاں، ہر کسے کو آیدش کن کامراں

یاالٰہی روح وقلب شیخ مامسرور باد!!
فیض اولاد وتلامیذش بہ عالم درر ساں!

ازشرور جملہ مخلوقات خود محفوظ دار
علم،عزت،حلم،عفت،کن عطا خورد وکلاں

مظہر جود وسخاوت دستِ دولت بخش او
ابر نیساں، برعطائش ازمسرت درفشاں

۞ اے خدائے قادر وقیوم اور اے رحمٰن وغفور!
جو شخص ان کے پاس فیض حاصل کرنے کے لئے آئے تو اس کو کامیاب فرما۔

۞ یاالٰہی! ہمارے شیخ کی روح وقلب خوش ہوجیو۔
حضرت کی اولاد اور تلامذہ کے فیض کو عالم میں پہنچادے۔

۞ اپنی تمام مخلوق کے شر سے انکو محفوظ رکھ۔
علم،عزت،حلم،عفت ہر چھوٹے بڑے کو عطا فرما۔

۞ حضرت قدس سرہٗ کا دست دولت بخش (دولت بخشنے والا ہاتھ) حضرت قدس سرہ کی جود وسخاوت کا مظہر ہے، کہ اس سے حضرت کی جود وسخاوت ظاہر ہوتی رہتی ہے۔
ابر نیساں ان کی عطاء بخشش پر مدت سے دُرفشاں ہے۔

سُفرہ اش رادیدہ حیراں می شود مردکریم
حق تعالیٰ می رساند رغبت ہرمہماں

ہرکہ آیدمی خورداز سفرہ اش مرغوبِ خویش
می برد باخود طعام ومیوہ بہر دودماں

چوں کسے نہ آید رسد مقسوم او بر جائے او
پرورش یابند طفل وپیروبیوہ ،نوجواں

بریتیم و بر ضعیف و بر مسافر بر فقیر
سایہ افگن ابرِ جودش برمثال خانداں

- حضرت قدس سرہ کے عام دسترخوان کو دیکھ کر ہر سخی سے سخی آدمی حیران ہو جاتا ہے۔
حق تعالیٰ شانہ حضرت قدس سرہٗ کے دسترخوان پر ہر مہمان کی رغبت کا سامان پہنچاتے ہیں۔
- جو شخص آتا ہے حضرت قدس سرہ کے دسترخوان سے اپنا مرغوب (کھانا) کھاتا ہے۔
اپنے ساتھ کھانا اور پھل خاندان کے لئے لے جاتا ہے۔
- جب کوئی شخص نہ آوے تو اس کا مقسوم (قسمت کا لکھا ہوا) اس کی جگہ پر پہنچتا ہے۔
(اس طرح) بچے، بوڑھے، اور بیوہ نوجوان پرورش پاتے ہیں۔
- یتیم وضعیف اور مسافر وفقیر پر،
ان کی سخاوت کا بادل خاندان کے طریق پر سایہ افگن (برستا رہتا ہے)۔

گر خلد در پائے کس خارے شود قلبش ملول
بہر خلقت رافتے دارد دلِ اوبیکراں

ضعفِ پیری کثرت امراض کردش مضمحل
لیک بہر محنت دیں ہمتے دارد جواں !!

کرد اوقاتِ عزیزش براشارت منقسم
گاہ اودرطیبہ آید، گاہ درہند وستاں

بے اجازت نقل وحرکت وصل وہجرت ہیچ نیست
شد فنا قصدش بقصدِ سید پیغمبراں

۞ اگر کسی کے پاؤں میں کانٹا چبھتا ہے تو حضرت قدس سرہ کا دل رنجیدہ ہوتا ہے۔
حضرت قدس سرہ کا دل مخلوق کے لئے بے انتہاء شفقت ومحبت رکھتا ہے۔

۞ ضعف پیری اور کثرت امراض نے حضرت قدس سرہٗ کو مضمحل بنا دیا۔
لیکن اس کے باوجود دین کی محنت کے لئے ہمت جواں رکھتے ہیں۔

۞ حضرت قدس سرہ نے اپنے اوقات عزیز کو اشارۂ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر منقسم فرمادیا۔
کبھی (شوق زیارت میں) طیبہ (مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفاً وکرامۃً) پہنچتے ہیں اور کبھی طالبین وسالکین اور عام بندگان خدا کے افادہ اور رہبری ورہنمائی کی خاطر ہندوستان تشریف لاتے ہیں۔

۞ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر نقل وحرکت، وصل وہجرت کچھ نہیں ہے، حضرق قدس سرہ کا قصد (ارادہ) سید پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قصد میں فنا ہوگیا۔

خانقاہ ومدرسہ قائم نمودہ جابجا
تربیت کردہ فسرستد کارواں درکارواں

مکہ، طیبہ، پاک، افریقہ، رسیدہ فیض او
ساخت مرکز زامبیا، رنگون، لندن، انڈماں

خلق احسن شد عطائش بہر تسخیر قلوب
نرمی وگرمی بہم حسب مزاج طالباں

درگزر در طبعِ عالی از حقوق ذات خویش
در حقوقِ شرع جاری امر و نہی رہبراں

۞ جگہ جگہ خانقاہ ومدرسہ قائم فرمائے، اور تربیت فرما کر قافلے کے قافلے بھیجتے ہیں۔

۞ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ (زادہا اللہ شرفاً وکرامۃً) پاکستان افریقہ (اور دوسرے ملکوں میں) حضرت کا فیض پہنچا ہے، اور حضرت قدس سرہ نے زامبیا، رنگون، لندن، انڈمان (جیسے مقامات کو جو علم دین سے بالکل خالی تھے، دین وسنت کی اشاعت کیلئے) مرکز بنالیا ہے۔

۞ تسخیر قلوب کے لئے خلق احسن حضرت قدس سرہ کو عطا ہوا ہے، نرمی وگرمی دونوں ملی ہوئیں، طالبین کے مزاج کے موافق۔

۞ حضرت قدس سرہ کی طبع عالی میں اپنے ذاتی حقوق سے درگذر کرنا ودیعت ہے، اور حقوق شرع میں دار وگیر رہبروں کی طرح (بلا کسی کی پرواہ وخوف کئے ہوئے) جاری فرماتے ہیں۔

کس نشنود اززبانش فقرۂ ناگفتنی
کس نہ بیندرکتابش جملۂ ژولیدگاں

قلب پرغم چشم پرنم خندہ برلب برملا
آب وآتش دیدہ حیراں، وارداں وصادراں

ورد پاک اودرود وذکر ،قرآن وحدیث
روز وشب شام وسحرازیں ہمہ رطب اللساں

یک نفس از ذکر خالی نیست اوراا ے عزیز
ذکر قلبی ، ذکر روحی ، ذکر سرِّ ی ،ہم رواں

۞ حضرت قدس سرہ کی زبان مبارک سے کوئی ناگفتنی کلمہ نہیں سن سکتے۔
اور کوئی حضرت کی کتاب میں بیہودہ لوگوں جیسا جملہ نہیں دیکھ سکتے۔

۞ دل پرغم ، آنکھ پرنم ، لب پر ہنسی ظاہر رہتی ہے۔
آب وآتش کو یکجا جمع دیکھ کر آنے جانے والے حیران ہیں۔

۞ حضرت قدس سرہ کا ورد پاک (اوروظیفہ) درود، ذکر، قرآن۔
حدیث ہے، رات دن صبح وشام ان سب سے رطب اللسان رہتے ہیں۔

۞ پیارے! حضرت قدس سرہ کا ایک سانس بھی ذکر سے خالی نہیں ہے۔
ذکر قلبی، ذکر روحی، ذکر سری سب جاری ہیں۔

درمیانِ ذاکرومذکور ربطِ بے قیاس
گربگویم مرغِ جانم برپرد برآشیاں!

خشت وچوبِ حجرۂ او مثل ناطق ذاکراند
ازلحاف وتکیہ وبستر شنوذکر نہاں!

سجدہ اش گویا نہد سر در برِ محبوب خویش
ایں چنیں قرّہ کجا حاصل شود دراین وآں

برسجودش درملائک رشک پیدامی شود
مجمع کرّو بیاں انگشتِ حیرت درد ہاں!

۞ ذاکرومذکور کے درمیان ربط بے قیاس ہے، (جس کو کسی چیز پر قیاس نہیں کیا جاسکتا نہ اس کو بیان کیا جاسکتا) اگر میں (اس ربط بے قیاس) کو بیان کروں تو میری جان کا پرندہ آشیانہ پر اڑ جائے، یعنی جان جاتی رہے۔

۞ حضرت قدس سرہٗ کے حجرہ کی اینٹ اور لکڑی مثل ناطق ذاکر ہیں۔
تو لحاف، تکیہ اور بستر سے پوشیدہ ذکر سن۔

۞ حضرت قدس سرہ کا سجدہ گویا سر اپنے محبوب کی گود میں رکھتے ہیں۔
اس جیسی (یعنی سجدہ جیسی) لذت اسکے علاوہ (کسی اور چیز میں) کہاں حاصل ہوسکتی ہے۔

۞ حضرت قدس سرہ کے سجدوں پر فرشتے رشک کرتے ہیں۔
اور حضرت قدس سرہ کے سجدہ کی حالت میں (محبوب حقیقی شانہ سے قرب کے اعلیٰ درجہ کو دیکھ کر) مقربین فرشتے حیرت کی وجہ سے انگلی منہ میں دبائے ہوئے ہیں۔

اے عزیز القدر بہر خاطرت کردم رقم
خامہ اینجادرشکست وساربانم شدرواں

☆☆☆☆☆☆☆

اے عزیزالقدر تیری خاطر اتنا لکھدیا۔
یہاں پہنچ کر قلم ٹوٹ گیا اور میرا ساربان روانہ ہوگیا۔

فائدہ:

یہ قصیدہ فقیہ الامت حضرت قدس سرہٗ نے حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب زید مجدہم خلیفہ ومجاز حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ کی فرمائش پر کہا ہے، اس قصیدہ کی مبسوط شرح ''وصف شیخ'' کے نام سے حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ کی حیات میں ہی شائع ہوکر بیحد مقبول ہوچکی ہے۔

☆☆☆
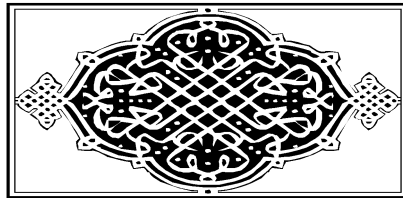
مکتبہ محمودیہ کی اہم مطبوعات

۱	فتاویٰ محمودیہ مکمل سیٹ ۳۱ر جلدیں	۲۱	ردِ شیعیت
۲	خطبات محمود ۳ر جلدیں	۲۲	سرکاری سودی قرضے
۳	حیات محمود (سوانح) مکمل ۲ر جلدیں	۲۳	اسباب لعنت
۴	تربیت الطالبین	۲۴	اسباب غضب
۵	ترجمہ عمل الیوم واللیلۃ (اردو)	۲۵	مکتوبات فقیہ الامت ۳ر جلدیں
۶	محمود الاعمال	۲۶	آئینۂ مرزائیت
۷	تحفۂ اسکوٹ لینڈ	۲۷	رضاخانیت
۸	ملفوظات فقیہ الامت ۳ر جلدیں	۲۸	حدود اختلاف
۹	افریقہ وخدمات فقیہ الامت اضافہ شدہ	۲۹	گلدستۂ سلام بدرگاہ خیر الانام ﷺ
۱۰	معاشرت پر ایک نظر	۳۰	شوریٰ واہتمام
۱۱	تذکرۃ الاحباب، بعد وفات قطب	۳۱	مشائخ احمد آباد
۱۲	الاقطاب	۳۲	شاہد قدرت
۱۳	رفع یدین اور قراءت فاتحہ خلف الامام	۳۳	مسلک علمائے دیوبند اور حب نبی ﷺ
۱۴	آسان فرائض	۳۴	حقوق مصطفیٰ ﷺ
۱۵	نعت محمود، وصف محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	۳۵	صلوٰۃ وسلام مع احکام حج
۱۶	ارمغان اہل دل	۳۶	اسباب مصائب اوران کا علاج
۱۷	معمولات یومیہ مع شجرہ مبارکہ	۳۷	خلاصہ تصوف
۱۸	وصف شیخ	۳۸	نغمۂ توحید
۱۹	لطائف محمود	۳۹	تذکرہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ
۲۰	غیر مقلدیت	۴۰	تذکرہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ